REGD NO P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳-۵۰ روپے
ممالکِ غیر
۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۱ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش | ۱۲ شعبان ۱۳۷۹ھ | ۱۱ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت اقدس کی طبیعت پہلے جیسی ہے"

احباب جماعت اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت میاں صاحب ممدوح اپنے اسی تار میں محترم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے بیٹے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

"بشارت احمد صاحب کی افسوسناک وفات پر تمام پاکستانی احمدی انتہائی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں"

قادیان ۹ فروری محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آپ ۵ فروری کو آٹھ بجے شب کی گاڑی سے مع اہل و عیال پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے تھے۔ الحمد للہ۔

ملک بشارت احمد صاحب ابن محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پاسپورٹ نہ ملنے کے باعث باپ بیٹے کی آخری ملاقات نہ ہو سکی

قادیان ۸ فروری۔ نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے بیٹے ملک بشارت احمد صاحب بی ایس سی دو ماہ کی علالت کے بعد کل لاہور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات کل اتوار کے روز ہوئی اور برقی اطلاعات آج پیر کے روز صبح کے وقت موصول ہوئیں۔ یہ خبر آن کی آن میں سارے حلقہ درویشان میں پھیل گئی۔ اور سب پر سکتہ کا عالم طاری ہوگیا۔ اور جملہ درویشان جوق در جوق حضرت امیر مقامی کے رہائشی مکان پر جمع ہو گئے۔ اسی طرح غیر مسلم واقف کار دوست بھی خبر ملتے ہی اظہار افسوس کی غرض سے موصوف کے پاس پہنچ گئے۔ محترم مولوی صاحب کچھ تو خرابیٔ صحت کے باعث اور زیادہ تر اس اندوہناک خبر کے صدمہ سے چارپائی پر بیٹھے تھے۔ ہر درویش آتا اور صبر و رضا کے مسنون الفاظ سے اظہار تعزیت کرتا اور افسردہ دل کے ساتھ رخصت ہوتا۔

مرحوم دو ماہ قبل بیمار ہو کر بمقام منٹگمری کے ہسپتال میں داخل ہوئے مرض کے شدت پکڑنے پر لاہور میو ہسپتال میں لائے گئے۔ بیماری کے باعث سخت کمزور ہو گئے۔ دو دن سے بیہوشی طاری تھی۔ سلسلہ کی طرف سے مرحوم کے علاج معالجہ کے انتظام کے علاوہ مرحوم کی صحت کے متعلق باقاعدہ قادیان خبریں پہنچانے کا انتظام بھی رہا۔ اس سلسلہ میں لاہور اور ربوہ سے متعدد تاریں پے در پے موصول ہوئیں۔ جن سے تشویشناک علالت کی اطلاع ملتی رہی۔ قادیان میں مرحوم کی صحتیابی کیلئے انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن آخر وہی ہوا جو منظور خدا تعالیٰ تھا۔ کل صبح لاہور میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اور جنازہ ربوہ لے جا کر بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ملک بشارت احمد صاحب حضرت شیخ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ حضرت شیخ صاحب مرحوم محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کے حقیقی ماموں اور خسر تھے۔ یہ وہ بزرگ صحابی تھے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی کے موقعہ پر آپ کے ساتھ دہلی جانے کا شرف حاصل ہوا۔ بشارت احمد صاحب کی والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ انہی شیخ صاحب کی بیٹی تھیں اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی رضاعی بہن بھی تھیں اور آج سے قریباً پانچ سال قبل پاکستان ہی میں فوت ہوئیں۔ انکی وفات پر بھی حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب پاکستان نہ جا سکے تھے۔

باوجود انتہائی کوشش اور بڑی تگ و دو کے محترم مولوی صاحب کو پاکستان جانے کیلئے پاسپورٹ نہ مل سکا اس طرح باوجود کچھ زیادہ دور نہ ہونے کے محض بعض پابندیوں کے باعث ایک بوڑھا باپ اپنے بیٹے کی آخری ملاقات نہ کر سکا جس کا زخم ہمیشہ ہی تکلیف کا باعث رہیگا۔

مرحوم ملک بشارت احمد صاحب بڑے ہی پسندیدہ اخلاق و اطوار کے مالک تھے ۳۹ سال کے درمیان سن تھا۔ قادیان ہی میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا اور گورنمنٹ کالج سے بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی اور خدمت دین کیلئے اپنی زندگی وقف کر دی اور ایک عرصہ تک سلسلہ کی خدمت سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی۔ اس سے فراغت کے بعد پاکستان میں سرکاری ملازمت میں چلے گئے۔ مختلف مقامات میں دیانتداری اور محنت سے کام کرتے رہے۔ آخر اسی محکمہ میں کام کرتے ہوئے یرقان کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر اللہ کو پیارے ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس عظیم صدمہ پر ادارہ بدر محترم مولوی صاحب اور مرحوم کی بیوہ اور دیگر لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں اٹھائے۔ اور محترم مولوی صاحب کو اپنے جوان سال بیٹے کی اندوہناک وفات کے صدمہ کو صبر و رضا کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی بیوہ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے مدار آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

دوہرا صدمہ

اسی پرچہ میں دوسری جگہ محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جوان سال بیٹے کی اندوہناک خبر شائع ہو رہی ہے۔ اس خبر کا جس قدر شدید صدمہ بوڑھے باپ کو ہو سکتا ہے اس کا اندازہ ہر شخص آسانی سے نہیں لگا سکتا۔ سب سے زیادہ افسوسناک صورت تو یہ ہے کہ مرحوم کی وفات کے وقت باوجود انتہائی کوشش کے بوڑھا باپ اپنے بیٹے کی آخری ملاقات سے محض اسلئے مجبور رہا کہ اس کو پاکستان جانے کا پاسپورٹ نہ مل سکا۔

اس ضمن میں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ باوجودیکہ محترم مولوی صاحب کو عزیز مرحوم کی شدید علالت کی اطلاع کافی عرصہ پیشتر مل چکی تھی۔ اور مکرم مولوی صاحب کے پاسپورٹ کے حصول کے لئے ضلع اور صوبہ کے حکام کو زبانی و تحریری توجہ دلائی جاتی رہی اور جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب اور بعض دوسرے صوبائی اور ضلع کے افسران نے وعدہ بھی فرمایا کہ محترم مولوی صاحب کو کم از کم محدود وقت کے لئے پاسپورٹ دیدیا جائے گا۔ اور عزیز مرحوم کی علالت کے آخری دنوں میں بوجہ شدت علالت کے جناب پنڈت جواہر لال صاحب نہرو وزیر اعظم ہند اور صوبائی حکومت کے افسران کو تاریں بھی دی گئیں لیکن محترم مولوی صاحب کو بر وقت پاسپورٹ نہ دیا گیا جس کی وجہ سے آخری لمحات میں وہ اپنے عزیز بچے کو نہ مل سکے۔ اور یہ حسرت ان کے صدمے کو اور بھی بھاری اور شدید کر رہی ہے۔ ایک جوان بیٹے کی موت تو بجائے خود ایک المیہ ہے پھر جبکہ ان حالات میں ہو جو اوپر بیان کئے ہوئے ہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درویشان کو اس قسم کے نہ جانے ابھی کتنے امتحانات سے گزرنا ہے۔ اس سے قبل مرحوم ہی کی والدہ یعنی محترم مولوی صاحب کی رفیقہ حیات غریب الوطنی کی حالت میں اپنے شوہر سے دور راہئ ملک بقا ہو چکی ہے اور اب اس کا بیٹا بھی اللہ تعالےٰ کو پیارا ہو گیا!! انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آہ! دنیا کی یہ بے ثباتی!! موت کا حتمی فیصلہ باپ کو بیٹے سے اور شوہر کو بیوی سے جدا کر دیتا ہے۔ مگر مومن ہر مصیبت کو صبر و رضا کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔ اس کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ میں اسوہ حسنہ ہے اور ہر مومن کے منہ سے ہمیشہ صبر و رضا کے وہی مسنون الفاظ نکلتے ہیں۔ جو اللہ تبارک و تعالےٰ کے سب سے پیارے نبی نے کہے کہ

آنکھیں اشکبار ہیں اور
دل اندوہ گیں لیکن منہ
سے وہی بات نکلتی ہے
جس میں ہمارے حقیقی مالک
کی رضا ہے انا للہ و انا
الیہ راجعون۔

اللہ تعالےٰ مرحوم کی روح کو تسکین عطا فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت کے بلند مقام میں اٹھائے۔ آمین!!

تعزیتی تاریں

قادیان ۸ فروری۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے بیٹے ملک بشارت احمد صاحب کی وفات پر آپ کے نام حسب ذیل حضرات کی طرف سے مندرجہ ذیل تعزیتی تاریں موصول ہوئیں۔

۱۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ
(۱) انا للہ و انا الیہ راجعون خدا آپکے ساتھ ہو جنازہ آج شام کو ربوہ پہنچ رہا ہے۔
(۲) "بشارت احمد کو آج ساڑھے چار بجے بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا ہے"

۲۔ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ربوہ
"بشارت احمد کی افسوسناک وفات کا گہرا صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خداتعالیٰ آپکو اس صدمہ کے برداشت کرنیکی توفیق دے"

۳۔ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
"بشارت احمد کی افسوسناک وفات سن کر بہت صدمہ ہوا مہربانی فرما کر دلی تعزیت قبول فرمائیں"

۴۔ جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر ثانی ربوہ
"پیارے بشارت کی افسوسناک وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون خداتعالیٰ اسکی روح پر رحمت کرے"

۵۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
"بشارت احمد کی رنج دہ وفات پر میری دلی تعزیت اور ہمدردی قبول فرمائیں۔"

۶۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر کاسب مدینہ

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

بر موقعہ

وفات عزیز بشارت احمد صاحب مرحوم

ابن

محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلےٰ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عزیز بشارت احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی (انجینئر) ابن محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جماعت قادیان و ناظر اعلےٰ کی جوانا مرگ کی اطلاع پر بہت افسوس اور صدمہ ہوا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم کی وفات نہ صرف عین عالم شباب میں ہوئی بلکہ اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیمی اور مخلص صحابی حضرت شیخ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ جو عزیز کے نانا تھے، کی ایک یادگار بھی ہمیشہ کے لئے مادی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ محترم مولوی صاحب کے لئے عزیز کی وفات کا صدمہ اس لئے بھی بھاری اور شدید ہے کہ ملکی حالات اور قانونی پابندیوں کی وجہ سے آپ باوجود قبل از وقت بیماری کی اطلاع ملنے کے پاسپورٹ نہ ملنے کے باعث عزیز مرحوم کو آخری لمحات میں بھی نہ دیکھ سکے۔ یہ بات بھی حضرت مولوی صاحب اور دیگر لواحقین کے لئے باعث رنج ہے کہ عزیز مرحوم کی کوئی اولاد نرینہ نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس صدمہ عظیمہ میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور آپ کے جملہ لواحقین بالخصوص عزیز مرحوم کی اہلیہ صاحبہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات جنت الفردوس میں بلند کرے اور جملہ لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر حفاظت کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے عزیز بشارت احمد مرحوم کی بیماری میں علاج اور دیگر انتظامات میں پوری ہمدردی سے دلچسپی لی۔ اور اسی طرح محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور دیگر درویشان کی دلجوئی کا باعث ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تعزیتی قرارداد منجانب اراکین مجلس انصار اللہ قادیان

لاہور اور ربوہ سے موصولہ اطلاعات سے حضرت امیر صاحب مقامی حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کے پیارے بیٹے ملک بشارت احمد صاحب کی اندوہناک وفات کی خبر اراکین مجلس انصار اللہ قادیان کے لئے بڑے ہی صدمہ کا باعث ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اگرچہ ہر بوڑھے باپ کو اپنے لخت جگر کی جوان سالہ وفات غیر معمولی صدمہ کا باعث ہوتی ہے۔ مگر مرحوم کی وفات کی اطلاع اس پہلو سے حضرت امیر صاحب مقامی کے لئے زیادہ ہی اندوہناک تھی کہ مرحوم کی مرض الموت اور وفات کے وقت موصوف کو پاسپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے اپنے بیٹے کی آخری ملاقات اور منہ دیکھنے تک کا موقع نہ مل سکا۔ اور اس کا غیر معمولی اثر طبیعت پر رہنا لازمی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو زمانہ درویشی میں اس سے قبل مرحوم ہی کی والدہ یعنی آپ کی پہلی رفیقہ حیات کی وفات کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا۔ جبکہ وہ بھی پاکستان ہی میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوئیں۔ اور اب آپ کا جوان بیٹا اپنی مرحومہ والدہ کے پہلو میں ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے ہی پسندیدہ اخلاق و اطوار کے مالک تھے اور سلسلہ سے بیحد محبت رکھتے تھے زمانہ درویشی میں چند بار مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے بھی آئے۔ مرحوم کی زیارت کے یہ ایام درویشان قادیان کے دلوں میں ہمیشہ کی یاد کے طور پر رہیں گے۔

مرحوم کی اس حالت میں وفات پر ہم اراکین مجلس انصار اللہ قادیان حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل اور مرحوم کی بیوہ اور دیگر جملہ لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلےٰ علیین میں جگہ دے۔ اور اپنے فضل سے حضرت امیر صاحب محترم کو اس صدمہ عظیمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ قادیان

نیز: انجمن احمدیہ ربوہ سے "بشارت احمد کی ناگہانی وفات سے دلی صدمہ ہوا دلی تعزیت قبول فرمائیں"

● ابتدائی تاروں کے ساتھ مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر لاہور کی طرف سے حسب ذیل برقی اطلاع بھی ملی:— "بشارت احمد صاحب وفات پا گئے"

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کی مختصر روئداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کا روح پرور اور بصیرت افروز خطاب

اسلام کے جھنڈے کو تاقیامت دنیا میں بلند رکھنے کا تاریخی عہد

ربوہ ۲۸ر جنوری ۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کے باعث ڈاکٹری مشورہ کے تحت تشریف نہ لا سکے تھے۔ جس کی وجہ سے مخلصین جماعت کے قلوب غمگین تھے۔ اور وہ خصوصی طور پر دعاؤں میں لگے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت دے تاکہ ہم آج حضور کے کلمات طیبات سے مستفید ہو سکیں ۔ الحمد للہ کہ یہ دعائیں قبول ہوئیں ۔ اور آج کے آخری اجلاس میں احباب جماعت کو حضور کے دیدار سے مشرف ہونے اور حضور کے زندگی بخش خطاب کو سننے کی توفیق ملی ۔

آج نماز ظہر و عصر کے بعد جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جمع کر کے پڑھائیں جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس شروع ہوا ۔ حضور کی متوقع آمد اور تقریر کے پیش نظر احباب کے اشتیاق کا ایک خاص عالم تھا ۔ وقت سے بہت پہلے جلسہ گاہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی حضور کی تشریف آوری میں چونکہ کچھ دیر تھی ۔ اس لئے منتظمین جلسہ نے درمیانی وقفہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکۃ الآراء تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ سنہ ۵۳ (جو ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لی گئی تھی) کے ابتدائی حصے کا ریکارڈ سنانے کا انتظام کیا ۔ صحت کی حالت میں حضور جس خوش الحانی اور مخصوص قرأت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے جب اس کی آواز حاضرین جلسہ کے کانوں میں پڑی ۔ اور حضور کے پُرشوکت الفاظ لاؤڈ سپیکر پر گونجے تو مجمع پر رقت کی کیفیت طاری ہو گئی ۔ اور قلوب سے بے اختیار حضور کی صحت کے لئے دعائیں نکلنے لگیں

سوا دو بجے کے قریب حضور بذریعہ کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے ۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر ۔ اسلام زندہ باد ۔ احمدیت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا ۔

حضور کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی ۔ اور مکرم ثاقب صاحب زیروی نے حضور کی صحت کے لئے اپنی ایک دعائیہ نظم نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جو دعاؤں کی مزید تحریک پیدا کرنے کا موجب ہوئی ۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پرور تقریر شروع فرمائی ۔ علالت طبع کے پیش نظر حضور نے تقریر لکھی ہوئی تھی ۔ تقریر کا ابتدائی حصہ کھڑے ہو کر سنایا ۔ اور باقی حصہ حضور نے کرسی پر بیٹھ کر پڑھا ۔ تقریر کے شروع ہی حضور نے تفسیر کبیر کی نئی جلد خریدنے کی جماعت کو تحریک کی ۔ اور فرمایا کہ کوئی احمدی گھرانا ایسا نہیں ہونا چاہیئے ۔ جس میں تفسیر موجود نہ ہو ۔ اسی طرح حضور نے تاریخ احمدیت حصہ دوم کے خریدنے کی بھی تحریک فرمائی ۔ جو حال ہی میں ادارۃ المصنفین ربوہ نے شائع کی ہے ۔

اس کے بعد حضور نے نہایت مؤثر اور پُردرد الفاظ میں تکرار کے ساتھ اپنی اس دلی تڑپ اور تمنا کا اظہار فرمایا کہ جماعت کو ہر قسم کی قربانی پیش کر کے یہ کوشش کرنی چاہیئے ۔ کہ اسلام اور احمدیت جلد جلد دنیا میں پھیل جائے ۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے گوشے گوشے میں لہرانے لگے ۔ تاکہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں ۔ تو ہماری روح اس کامیابی سے خوش اور مطمئن ہو ۔ اور ہم اپنے آقا و سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور یہ عرض کر سکیں کہ اے ہمارے آقا اسلام دنیا میں غالب آچکا ہے ۔ اور آپ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے بلند ہے ۔

حضور نے فرمایا دنیوی حالات کو دیکھتے ہوئے اسلام کی ترقی اس کی شوکت اور اس کے غلبہ کی یہ تمنا بظاہر عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے ۔ لیکن ہمارے خدا میں سب طاقت اور قدرت ہے ۔ اگر ہم حقیقی رنگ میں دعائیں کریں گے اور اس کے ساتھ ہی نسلاً بعد نسلٍ اپنی جدوجہد کو جاری رکھنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے تو انشاء اللہ یہ خواہش اور آرزو ضرور پوری ہو کر رہے گی ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس پُرمعارف اور پُردرد تقریر کا اہم ترین حصہ وہ عظیم الشان اور اہم عہد تھا ۔ جو اس موقعہ پر اشاعت اسلام کے لئے نسلاً بعد نسلٍ زندگیاں وقف کرنے اور قیامت تک دنیا کے ہر ملک میں اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے جماعت سے لیا ۔ حضور کے ارشاد پر جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی احباب نے کھڑے ہو کر اس تاریخی عہد کو دہرایا ۔ یہ عہد کم و بیش وہی تھا جو اس سے قبل حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماعوں کے موقعوں پر خدام و انصار سے لیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اشھد ان لا الٰہ الا
اللّٰہ وحدہ لا شریک
لہ و اشھد ان محمداً
عبدہ و رسولہ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے ۔ اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام ایک دن غالب آ کر رہیگا

”ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے ۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر کار اسلام کو غلبہ ہے ۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا ۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں ۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے ۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے ۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا ۔“

(یاد داشتیں براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اللہ تعالیٰ اپنے خاص تعہد سے اسلام کے باغ کو سرسبز کرتا رہتا ہے

”چونکہ تربیت اور پرورش کے لئے یہ قاعدہ مقرر ہے کہ جس باغ کو مثلاً مالک اس کا ہمیشہ تازہ بتازہ رکھنا چاہتا ہے وہ اس کی مناسب پرورش اور غور و پرداخت کے تعہد کو نہیں چھوڑتا اور بہ ہمیشہ حاجت کے وقت اس کی آبپاشی کرتا رہتا ہے اور اگر کوئی پھلدار بوٹا ضائع ہو جائے ۔ تو اس کی جگہ اور بوٹا لگا دیتا ہے ۔ پس یہی قاعدہ خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں ہے کہ وہ اسلام کے باغ کو جس کو ہمیشہ سرسبز اور پھلدار رکھنا اس کا مقصود ہے اپنے خاص تعہد سے تازہ بتازہ اور سرسبز کرتا رہتا ہے ۔ اور جب وہ باغ آبپاشی کا محتاج ہوجاتا ہے ۔ تو اس کو پانی دیتا ہے اور جب بوٹے نکمے اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں تو نئے بوٹے لگاتا ہے یعنی ایک نئی قوم پیدا کرتا ہے جو پھل دیوے ۔ اور پانی دینے کا سر چشمہ ایک ایسے شخص کو بنا دیتا ہے جو خدا کی تجلیات کی بارش سے وحی الٰہی کا زندہ اور تازہ پانی پاتا ہے ۔“

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۹)

رسولوں کے لئے وقف کریں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جد و جہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین۔

ہر چند کہ یہ عہد پہلے بھی دہرایا جا چکا ہے لیکن جلسہ سالانہ کے عظیم اجتماع میں جب ہزاروں ہزار مردوں عورتوں بچوں بوڑھوں نے اس عہد کو حضور کی اتباع میں دہرایا تو اس وقت روح اور اس کی فضا میں ایک ایسی عجیب روحانی کیفیت پیدا ہو گئی جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ عہد کے الفاظ جو ہزاروں زبانوں سے بیک وقت نکل رہے تھے قلوب کی گہرائیوں میں اترتے جا رہے تھے۔ جب عہد ختم ہوا تو ہر احمدی زیر لب اس دعا میں مصروف تھا کہ الٰہی تو مجھے اور میری اولاد کو اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

حضور کی اس ولولہ انگیز اور روح پرور تقریر کے بعد حکم و بیش پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ حضور نے پرسوز اختتامی دعا فرمائی۔ جس میں تمام حاضرین جلسہ شامل ہوئے اور اس طرح جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ جو اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا تھا درود الحاح سے معمور اجتماعی دعا کے ساتھ ہی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

دعا کے بعد جب حضور بذریعہ کار واپس تشریف لے جانے لگے تو حضور نے احباب تک یہ پیغام پہنچانے کا ارشاد فرمایا کہ

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ کثرت کے ساتھ الفضل کا مطالعہ کیا کریں۔"

اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو ہر زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے!

اسلام کا پیغام یہ ہے کہ ہر انسان براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کر سکتا ہے

مغربی جرمنی میں جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایمان افروز تقریر

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف نے جرمنی میں ہماری مسجد بمقام فرینکفورٹ کا افتتاح فرماتے ہوئے ۱۲ر ستمبر ۱۹۵۹ء کو جو بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج جرمن مشن کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

اسلام کا پیغام

آپ نے فرمایا اسلام کوئی مخفی مذہب نہیں اس کی تعلیمات واضح ہیں اور ہر انسان کی فطرت کے تقاضوں کو صحیح رنگ میں پورا کرتی ہیں۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ اس سے قبل دوسرے مذاہب کی تعلیمات درست نہ تھیں۔ بلکہ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس سے قبل دیگر انبیاء کے ذریعہ لائی ہوئی تعلیمات بھی صداقت پر مبنی تھیں۔ گو بعد میں ان میں تبدیلی کر دی گئی۔ تمام مذاہب کا بنیادی مقصد یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ماننے والوں کا خدا تعالےٰ سے براہ راست اور بلاواسطہ تعلق پیدا کریں۔ اسلام عالمگیر مذہب ہونے کی حیثیت میں پیدائش انسانی کا یہ مقصد مکمل اور بہترین طور پر پورا کرتا ہے۔ اسلام کی آمد کا ذکر قرآن کریم سے قبل پہلے صحیفوں میں واضح طور پر موجود ہے۔ بلکہ قرآن کریم خود اس بات کو پیش کرتا ہے کہ اس سے قبل الٰہی نوشتوں میں اس کی آمد کے بارے میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ خدا تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی۔ جو عہد نامہ قدیم کی کتاب استثناء ۱۸/۱۸ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں موجود ہے:-

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے موہنہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔"

اس پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ کی طرح شرعی نبی تھے۔ اور اسرائیل کے بھائیوں یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل میں سے تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیشگوئی کے مطابق مذہب اپنی تکمیل کو پہونچا۔

آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور صرف یہی ایک ایسی الہامی کتاب ہے جو ۱۴ سو سال سے اب تک محفوظ ہے۔ اور ہر قسم کے تغیر و تبدل سے بالا رہی ہے۔ یہ کوئی اتفاقی امر نہیں بلکہ یہ اپنی حفاظت قرآن کریم کے الہامی کتاب ہونے کا بین ثبوت ہے۔ خدا تعالےٰ نے خود قرآن کریم میں اس کی حفاظت کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا:-

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنے اس ذکر (یعنی قرآن کریم) کو ہم نے ہی اتارا ہے۔ اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

پس قرآن کریم کا آج تک محفوظ رہنا اس کے الہامی کتاب ہونے کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ قرآن کریم کو ہم Universe پر قیاس کر سکتے ہیں۔ جو باوجود اپنے وسیع پھیلاؤ کے اپنی ذات میں ایک ہی رہتا ہے لیکن انسان ہر زمانہ میں نئی ایجادات کے ذریعہ اس میں جدت پیدا کرتا رہتا ہے یہ Universe خدا تعالےٰ کا فعل ہے اور قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور دونوں میں پورا انطباق موجود ہے۔ جس طرح Universe انسان کی مادی ضروریات ہر زمانہ میں اس زمانہ کے حالات کے مطابق پورا کرتا ہے اسی طرح قرآن کریم انسان کی روحانی ضروریات کو مکمل طور پر ہر زمانہ میں پورا کرتا ہے۔ زندہ کلام کی یہی خوبی ہونی چاہیئے کہ وہ ہر زمانہ کی ضروریات کو صحیح اور مکمل طور پر پورا کر سکے۔ اور یہ خوبی قرآن کریم میں پورے طور پر موجود ہے۔ آج دنیا میں ہم بہت بڑے تغیرات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اور اس زمانہ میں وہی مذہب قابل قبول ہو سکتا ہے۔ جو اس زمانہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر ے۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ نے اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی نئی صداقتوں کو اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کر سکے اور یہ مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک نئی شان کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہونچ رہا ہے۔ اگر آج کے ایٹمی دور میں مذہب کے زندہ تصور کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔ تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ انسان کا تعلق زندہ خدا کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اور اس تعلق کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے حی و قیوم ہونے کے ثبوت علیٰ وجہ البصیرت ظاہر ہوں۔ اور اس طرح انسان میں یہ قابلیت پیدا ہو سکے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق بلاواسطہ قائم کر سکے۔ مادی دنیا میں انسانی ترقی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب انسان اس کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے فضلوں کے دروازے زیادہ کھول دیتا ہے۔ لیکن ناشکر گذاری سزا کا موجب ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی نعمتوں کی قدر دانی کا طریق کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کسی انسان کو مجبور نہیں کرتا۔ وہ صرف صحیح راہ نمائی کا سامان بہم پہنچاتا ہے جس کو اپنا کر ہم منزل مقصود کو حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح ہم نیکی اور تقویٰ کے راستے پر گامزن ہو کر خدا تعالےٰ کی ہستی پر زندہ ایمان حاصل کر کے اس کی زندہ صفات کا اپنے آپ کو مظہر بنا کر اس کی نعمتوں کی قدر دانی کے ثبوت مہیا کر سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایسے مضبوط اور براہ راست تعلق کے بغیر ہم اعلیٰ روحانی صلاحیت پیدا نہیں کر سکتے۔ اسلام "Priesthood" کا حامی نہیں بلکہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہر انسان بغیر کسی واسطہ کے براہ راست خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق قائم کر سکتا ہے۔ ہر مرد اور ہر عورت اپنے خدا کی زندہ صفات کا اپنے آپ کو مظہر بنا سکتا ہے۔ ایک سچے عیسائی کو اسلام اور زیادہ سچا اور حقیقی عیسائی بناتا ہے ایک سچے یہودی یا بدھ کو اسلام اور زیادہ سچا یہودی یا بدھ بناتا ہے۔ اس امر کو سمجھنے سے انسان اسلام کی حقیقت اور جامعیت کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور یہی امر اسلام کی حقیقی روح ہے۔ اسلام خوشنما انسان کا مظہر ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہم

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

دوسرے اور تیسرے دن کی اہم تقاریر کا خلاصہ

مورخہ ۲۳ر جنوری بوقت سوا نو بجے

صبح جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ پھر پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے "ہماری تبلیغی مساعی کا اثر غیر ممالک میں" کے عنوان پر تقریر شروع کی۔ تقریر کے آغاز میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ انیسویں صدی کے نصف آخر میں مذہبی دنیا کی کیا کیفیت تھی۔ اس وقت عیسائیت کی ترقی اور غلبہ کے امکانات روشن تھے۔ حتیٰ کہ اسلامی ممالک میں بھی اس کا اثر و نفوذ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ دوسری طرف مسلمان ہر لحاظ سے کمزور ہو چکے تھے۔ اور اسلام کی ترقی و اشاعت کے متعلق ان پر مایوسی چھائی ہوئی تھی۔ ان حالات میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اسلام کی ترقی اور اس کی نشأۃ ثانیہ کی بشارت دی اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے عظیم الشان کام کی بنیاد رکھی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے جو سامان بہم پہنچائے محترم صاحبزادہ صاحب نے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مذہبی اور تاریخی لحاظ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ تھا۔ جس نے خیالات و رجحانات کے رُخ کو بدل ڈالا۔ سائنس کے علوم جدیدہ اور تاریخی شواہد نے جو نئے انکشافات کئے ہیں۔ آپ نے انہیں مختصر پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ سب کے سب عقیدہ وفات مسیح کی تائید کرتے ہیں۔ ہمارے مبلغین نے اس عقیدہ کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ دلائل کے ساتھ بیرونی ممالک میں پیش کیا۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ آج ہر ملک اور ہر علاقہ کے پڑھے لکھے لوگ دل سے وفات مسیح کے قائل ہو چکے ہیں۔ اور اس کا برملا اعتراف کر رہے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ یورپ میں اسلام کے متعلق جو شدید غلط فہمیاں پیدا ہو رہی تھیں وہ احمدی مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں اب دور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ وہی لوگ جو پہلے اسلام پر اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مختلف اعتراضات کیا کرتے تھے اور اسلام کا ایک بھیانک تصور پیش کرتے تھے۔ اب برملا اسلام کی خوبیوں اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا اعتراف و اقرار کرنے لگے ہیں۔ ایشیائی ممالک اور بالخصوص افریقہ میں ہماری تبلیغی مساعی کو جو غیر معمولی کامیابی ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے متعدد حوالے پیش کئے جن میں اعتراف کیا گیا تھا کہ ان ممالک میں احمدیت کے جانے سے قبل ہر جگہ اسلام مٹتا جا رہا تھا۔ اور مسلمان تنزل کا شکار تھے لیکن اب ہماری تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں عیسائیت کے بالمقابل اسلام تیزی سے ترقی کرنے لگا ہے۔

آپ نے فرمایا احمدیت مسلمانوں کی مایوسی کو لوٹانے کے لئے آئی تھی۔ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی علمبردار ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بادل چھٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ہر جگہ اسلام کی ترقی کے آثار زیادہ واضح اور نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ آثار دیکھ کر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ بلکہ اپنی قربانیوں کو اپنی جدوجہد کی رفتار کو بڑھاتے چلے جانا چاہیئے۔ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیں پہلے سے بھی زیادہ حاصل ہو۔ اور ہم اپنی آنکھوں کے سامنے اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلتا اور پھولتا پھلتا دیکھ سکیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر کے آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "کشتی نوح" میں سے ایک ایمان افروز حوالہ پڑھا۔ جس میں حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نہایت قیمتی اور زریں نصائح فرمائی ہیں۔

ذکرِ حبیبؐ کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا خطاب

اس دفعہ جلسہ سالانہ کی یہ ایک غیر معمولی خصوصیت تھی۔ اور حاضرین جلسہ کی انتہائی خوش قسمتی کہ پہلی مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر خطاب زبانی فرمایا۔ سوا دس بجے کے قریب صاحب صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ہماری نہایت خوش قسمتی ہے کہ اب قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ ذکر حبیب کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ آپ کی طبیعت علیل ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ تقریر کے لئے تشریف لے آئے ہیں مجھے امید ہے کہ دوست پوری توجہ اور انہماک سے آپ کی تقریر کو سنیں گے۔

ٹھیک سوا دس بجے حضرت میاں صاحب ممدوح نے اپنی مخصوص پُرشوکت آواز اور نہایت پُر درد اور پر شوکت لہجے میں اپنا پر معارف اور بصیرت افروز مضمون پڑھنا شروع فرمایا۔ گیارہ بج کر پانچ منٹ پر آپ کا مضمون ختم ہوا۔ اس دوران میں حاضرین جلسہ ہمہ تن گوش بنے رہے۔ اور ان پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری رہی جو ان کے ایمانوں کو تازہ کر رہی تھی۔ اور ان کی روحوں کو جلا بخش رہی تھی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت میاں صاحب مدظلہ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ہی مضمون کا ایک حصہ بھی آپ کو کرسی پر بیٹھ کر سنانا پڑا۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ آپ کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں تا اللہ تعالیٰ اس قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے اور ہمیں ان کے فیوض سے متمتع ہونے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔

"احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح"

تیسرے نمبر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح" کے عنوان سے تقریر کی آپ نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اے فرزندانِ احمدیت اور اے بناتِ احمدیت! سنو! اور غور سے سنو! کہ دنیا کے موجودہ مادی دور میں جبکہ الحاد و ضلالت اور لامذہبیت اور دہریت کے تباہ کن طوفان ہر طرف برپا ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعے اپنی قدرت کا ثبوت اور اپنے دین اسلام کی شان قائم کرنا چاہتا ہے کہ اسلام کی پوری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور اس غرض کے لئے اس نے مسیح موعود کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ اسلئے آؤ کہ میں تمہیں خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کے دربار میں لے چلوں تا تم اس کے زندگی بخش اور ایمان افروز اور پاکیزہ کلمات سنو اور اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق بنا سکو۔"

اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بصیرت افروز اور ایمان کو جلا بخشنے والے کلمات طیبات ایک نہایت موزون اور مناسب ترتیب کے ساتھ پڑھ کر سنائے جو مندرجہ ذیل امور سے تعلق رکھتے تھے۔ عقائد اور اعمال صالحہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام اور کل انبیاء پر آپ کی فضیلت قرآن مجید کی شان، بنی نوع انسان سے ہمدردی، باہمی اخوت و محبت۔ عورتوں سے حسنِ سلوک تکبر اور بدظنی سے اجتناب تزکیہ نفس کے طریق۔ اشاعت اسلام دشمنوں کے لئے دعا کی کامیابی کی بشارت۔ الغرض محترم مولانا شمس صاحب کی یہ تقریر بھی جو تمام تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور کلمات طیبات پر مشتمل تھی۔ حاضرین جلسہ کے لئے بہت اثر انگیز اور تازگیٔ ایمان کا باعث بنی۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ پر آئے ہوئے ہزارہا احباب جماعت کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازنا تھا۔ لیکن پہلے

ہ کی نظر میں تمام افراد مساوی ہیں۔ اور اسلام ذات پات رنگ اور قومیت کے اختلافات کو صحیح رنگ میں دور کر کے تمام انسانوں کے لئے مساوی ترقی کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اسلامی توحید کا صحیح تصور اخوت کے رشتہ کو اور بھی زیادہ مضبوط کرتا ہے اور آج دنیا کی بڑھتی ہوئی مشکلات کے دور میں صرف اسی اسلامی نظریۂ اخوت کے ذریعہ ہی ہم امن اور صلح کی وسیع اور مستقل بنیاد قائم کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کا بنظرِ غائر مطالعہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کر کے اخوت اسلامی کے مسلک میں اپنے آپ کو منسلک کریں یہ ہے اسلام کی تعلیم کا لب لباب اور یہ ہے قرآن کریم کا پیغام۔

روز افتتاحی تقریر اور پیہم ملاقاتوں اور دیگر اہم مصروفیات کے باعث حضور کو ضعف کی شکایت ہوگئی۔ اسلئے حضور ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت جلسہ گاہ میں تشریف نہ لاسکے۔ خلافتِ ثانیہ کے عہد مبارک میں یہ پہلا موقع تھا کہ حضور علالت طبع کے باعث جلسہ کے دوسرے روز احباب سے خطاب نہ فرما سکے۔ چنانچہ حضور کے روح پرور خطاب سے محرومی کے اس شدید احساس کے درمیان اس روز کا دوسرا اجلاس محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج لاہور ہائی کورٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں پر ایک مبسوط اور بڑی مغز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں اور وعدوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ کو اس آخری زمانے میں اسلئے قائم فرمایا ہے۔ کہ تا یہ جماعت دلائل و براہین کی رو سے اسلام کو تمام دنیا میں غالب کر دکھائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پورے کرہ ارض پر لہرانے لگے۔ آپ نے فرمایا ہر چند کہ یہ کام بہت مشکل ہے تاہم ہم میں سے ہر شخص اس حقیقت پر گواہ ہے کہ اس عظیم روحانی انقلاب کے آثار دن بدن نمایاں ہوتے جارہے ہیں اور وہ دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں کہ جب جماعت احمدیہ کے قیام کا آسمانی مقصد بتمام و کمال پورا ہوکر اسلام کو بیک وقت تمام دنیا میں غالب کر دکھائے گا اور یہ دنیا ہر طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے آباد نظر آئے گی باایں ہمہ یہ ایک حقیقت ہے یہ کام جماعت احمدیہ کے افراد سے ایک بہت بڑی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اسلام کو دنیا بھر میں غالب کر دکھانے کے لئے پوری کوشش اور جدوجہد کا مظاہرہ کریں اور اشاعت اسلام کی تڑپ کو اپنی نسلوں میں منتقل کرتے چلے جائیں۔ بالخصوص احمدی نوجوانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ موجودہ علمی زمانے میں مذہب اور بالخصوص اسلام کے خلاف جتنی تحریکیں چل رہی ہیں۔ اور دنیا میں دہریت کو پھیلانے کے لئے جو جو حربے استعمال کئے جارہے ہیں۔ خود علمی تحقیقات کے ذریعے وہ ان حربوں کو ناکام بنائیں اور ان کے مہلک ہتھیاروں کو جن سے وہ دنیا کو خدا سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ انہیں کند کریں تا دنیا میں اشاعت اسلام کی راہ ہموار ہو اور

یہ دنیا بالآخر حلقہ بگوش اسلام ہو جائے آپ نے کہا یہ سب کام خلافت کے ساتھ کامل وابستگی اختیار کئے بغیر نہیں ہوسکتا اسکے لئے ضروری ہے کہ ہم نظام خلافت کے استحکام کو اپنا اولین فرض جانیں اور اس نظام سے پوری طرح وابستہ رہتے ہوئے خدمت اسلام کا فریضہ پورے جوش و اخلاص کے ساتھ ادا کرتے اور نسلاً بعد نسلٍ ادا کرتے چلے جانے کے عزم پر قائم رہیں۔

محترم مولانا صاحب موصوف کے بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت یابی کے لئے دردمندانہ دعا پر مشتمل اپنی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پر سوز انداز میں پڑھ کر سنائی۔ جس سے تمام حاضرین پر رقت کا عالم طاری ہوگیا۔ اس نظم کے دوران سب احباب آبدیدہ ہوکر حضور ایدہ اللہ کی صحتیابی کے لئے زیر لب عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرتے رہے

بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سورہ فاتحہ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ اور اس دوران میں قرآنی حقائق و دقائق پر ایسے وجد آفرین انداز میں روشنی ڈالی کہ جس سے سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کا پُر درد و اثر انگیز خطاب

آخر میں صدر جلسہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے احباب جماعت سے پُر درد لہجہ میں خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کے ایک نہایت ہی اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی آواز میں کچھ اس قدر سوز اور اثر سمویا ہوا تھا کہ ایک ایک فقرہ احباب کے دلوں میں اترتا چلا گیا۔ اور ان پر کچھ ایسی وارفتگی کا عالم طاری ہوا کہ وہ مجسم التجا بن کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہوگئے۔ آپ نے نہایت دردناک لہجہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

میں احباب سے ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ انہیں خوب یاد ہوگا کہ تقسیم برصغیر کے وقت جس مشکل اور مصیبت کا سامنا ہماری جماعت کو کرنا پڑا۔ اور جن حالات میں سے ہم گذرے ان سے کوئی اور جماعت بحیثیت جماعت کے دوچار نہیں ہوئی۔ افرادی نہیں بلکہ پوری جمعیت منتشر ہوتی دکھائی دے رہی تھی مرکز ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔ ایک عجیب ابتری اور کسمپرسی کا عالم طاری تھا ہر طرف مایوسی نظر آتی تھی۔ ان صبر آزما حالات میں خدا کا خلیفہ اکیلا

اور تن تنہا مصروف عمل رہا۔ اس نے خوف کو امن میں اور پراگندگی کو پھر جمعیت میں بدلنے کے لئے وہ کوشش کی جو کسی اور انسان کے بس میں نہ تھی مجھے خوب یاد ہے کہ اس کوشش کے ضمن میں خدا کے مقرر کردہ اس خلیفہ نے نہ صرف خود بلکہ اپنے خاندان کو نیم فاقوں کی حالت میں رکھا اور دن اور رات خدا کے حضور دعائیں کیں۔ اور ایسی دعائیں کیں کہ خدا کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے اپنے اس دردمند بندے کی پکار کو سنا۔ اور اس کی کوششوں کو اس حد تک بار آور کیا کہ ہمیں پھر قادیان کے ظل کے طور پر ایک مرکز میسر آگیا آج ہم جس سرزمین پر جمع ہوکر خدائے واحد کا نام بلند کر رہے ہیں یہ اسی مرد خدا کی کوششوں اور شبانہ روز کی دعاؤں کے ثمرہ کے طور پر ہمیں ملی ہے ہم یہاں سال کے سال جمع ہوکر اس مرد خدا کے روح پرور کلمات سے مستفید ہوتے اور اپنے ایمانوں کو ایک نئی تازگی اور نئی زندگی سے ہمکنار کرتے ہیں۔

محترم شیخ صاحب موصوف نے فرمایا۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ امسال بھی حضور جب کہ آپ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں جلسے کے انتظار میں گن گن کر دن گذار رہے تھے۔ حضور کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ آپ ابتداء میں جلسے کی تاریخوں میں تبدیلی کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ اور بامر مجبوری حضور کو اس تبدیلی کا اعلان کرنا پڑا۔ اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں۔ حضور جلسے کے انعقاد کا کس قدر بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اور آپ لوگوں سے ملنے کے لئے کس درجہ بے چین اور مضطرب تھے آج اگر حضور ہم سے خطاب کرنے کے لئے تشریف نہیں لاسکے ہیں تو سوائے مجبوری کے اور کیا وجہ اس کی ہوسکتی ہے میں احباب سے بمنت کہتا ہوں اور دردمند دل کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگ حالات کا جائزہ لیں۔ جماعتی تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوچیں اور غور کریں کہ یہ کتنی بڑی محرومی ہے جس سے آج ہمیں دوچار ہونا پڑا ہے۔ آج ہم منتظر تھے کہ حضور تشریف لائیں اور اپنے زندگی بخش و روح پرور کلمات سے ہمیں نوازیں۔ لیکن حضور کی ناسازئ طبع کے باعث ہمیں اس سعادت سے محروم رہنا پڑا ہے۔

محترم شیخ صاحب موصوف نے مزید فرمایا۔ میں آپ لوگوں کو اس لحاظ سے خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آپ کو امسال جلسے میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی بلاشبہ مبارک ہیں وہ جو دور و نزدیک سے

چل کر یہاں آئے۔ اور اس قیمتی جلسے کی برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لینے والے بنے اسلئے کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے ہم میں سے کون ہے جو یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ آئندہ سالی جلسے میں شریک ہوگا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اگلے سال تک ضرور زندہ رہیگا جب زندگی کی ناپائیداری کا یہ عالم ہے تو کیوں اس وقت کو غنیمت نہیں جانتے جو وقت گذر رہا ہے اور ایک محرومی میں گذر رہا ہے اس کی قدر کو کیوں نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے ہو تو کیوں آہیں بلند نہیں ہوتیں۔ کیوں آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز نہیں ہوتے اور اس یقین اور عزم کے ساتھ اپنی پیشانیوں کو اس کے در پر نہیں جھکاتے کہ آج کچھ لے کر ہی یہاں سے اٹھیں گے۔ مسیح ناصری نے اگر مُردے زندہ کئے تھے تو تم مسیح محمدی کے ماننے والے ہو جس کے انفاس قدسی نے کہیں بڑھ کر مردوں کو زندہ کر دکھایا پھر تم میں اضطراب کی لہر کیوں نہیں دوڑتی۔ وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔ ایک بڑی محرومی ہے جس سے تم دوچار ہو۔ اس محرومی کو دور کرنے کے لئے تمہاری بے چینی کیوں رنگ نہیں لاتی کیا یہ درست نہیں ہے ؂

تیری درگہ میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

آؤ ہم سب مل کر درد و الحاح کے ساتھ اپنے مولیٰ کو پکاریں اور اس کے در پر حاضر ہوکر دعا کریں اور اس دعا میں یہ دعا مانگیں کہ اے ارحم الراحمین تو ہمیں اس دعا کی توفیق عطا کر جو خطا نہیں جاتی اور جسے تیری جناب سے قبولیت عطا ہوتی ہے۔ ہم اللہ سے رہنمائی مانگیں اسی سے مدد چاہیں اور اس یقین کے ساتھ اس کے دروازے پر گریں کہ خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے۔ میں پھر کہتا ہوں خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہے۔ وہ مضطرب ہے دینے کے لئے تم کیوں آگے نہیں بڑھتے اور اس موقع سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ دعا کرو اور اس عزم سے دعا کرو کہ تم دعاؤں سے نہیں تھکو گے اور اس وقت دعائیں کرو گے جب تک کہ خدا کی رحمت اور اس کا فضل تمہاری محرومی کے دکھ کو ختم نہ کردے۔

مضطرب روحوں کی پکار

اس پُر درد اور اثر انگیز خطاب کے بعد محترم شیخ صاحب موصوف نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ دعا کرائیں حضرت مولوی صاحب نے ۴ بجکر ۵ منٹ پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ساتھ ہی آپ کی اقتدا میں ہزاروں ہزار ہاتھ دعا کے لئے فضا میں اٹھ گئے ہر طرف

کے ان ہزاروں ہزار مظلوموں کی روحیں جو اس بابرکت موقع پر مشرق و مغرب سے سمٹ کر یہاں آ جمع ہوئے تھے۔ آن واحد میں آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو گئیں اور اس صدق و کرب اور عاجزی و انکساری کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں مانگی گئیں کہ ربوہ کی سرزمین مضطرب روحوں کی آہ و زاری اور چیخ و پکار سے گونج اٹھی۔ کونسی آنکھ تھی جو آنسو نہیں بہا رہی تھی۔ کونسا دل تھا جو خدا کے حضور اپنی التجا پیش کرنے میں ماہیٔ بے آب کی طرح نہ تھا۔ ہچکیوں سسکیوں اور دردناک آوازوں کا ایک سیلاب تھا جو ہزارہا سینوں سے بیک وقت امنڈا چلا آ رہا تھا۔ الغرض یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت زمین و آسمان میں ایک تلاطم برپا ہے۔ ہر شخص کی وارفتگی اور اس کی حالت زار اپنے آسمانی آقا سے یہ فریاد کر رہی تھی کہ

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

غرضیکہ درد و کرب اور سوز و گداز کا یہ بے نظیر عالم بیس منٹ تک جاری رہا۔ بالآخر ۴ بجکر دس منٹ پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بلند آواز سے آمین کہکر دعا کو ختم کیا اور صاحب صدر نے رقت کے عالم میں اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۲۸ر جنوری جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کا پہلا اجلاس ساڑھے نو بجے محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج لاہور ہائی کورٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کارروائی حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی۔ پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی نے "اسلام میں خلیفہ کا مقام" کے عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کے مقام اس منصب اس کی بنیادی اہمیت و ضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں واضح کیا کہ اسلام میں خلیفہ کا مقام نہایت اہم اور بنیادی مقام ہے۔

اُخروی زندگی

اس اجلاس کی دوسری تقریر "اُخروی زندگی" کے موضوع پر ہیگ کی عالمی عدالتِ انصاف کے نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے عام فہم انداز میں کی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں ایمان بالآخرت کی اہمیت اور حیاتِ اُخروی کی ضرورت اس کے واضح و بین ثبوت اس کی کیفیت و نوعیت کو نہایت عمدگی سے واضح فرمایا۔ نیز بعض جدید سائنسی تحقیقات کا ذکر کر کے بتایا کہ کس طرح جدید سائنسی انکشافات سے بھی حیات اُخروی کے ثبوت میں مدد ملتی ہے۔ اور اسلام نے جو صداقتیں آج سے چودہ سو سال قبل پیش کی تھیں کس طرح آج وہ سائنس کی کسوٹی پر پوری اُتر رہی ہیں۔

محترم چوہدری صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر کے بعد مکرم محمد شریف صاحب اشرف پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بیرونی ممالک اور پاکستان کے مختلف حصوں سے آئی ہوئی وہ تمام تاریں پڑھ کر سنائیں جن میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔

آخر میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغ اور ہمارا فرض کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے مسیحیوں کی سرگرمیوں کا سرسری جائزہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ مسیحیوں کی اس تبلیغ اور ان کے تبلیغی مقاصد کے پیش نظر مسلمانوں کا کیا فرض ہے اور وہ کس طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض دردمند مسلمانوں کے عالمیہ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ یہ سوال بار بار ذہنوں میں آ رہا ہے اور ابھی تک اس کا تسلی بخش جواب نہیں ملا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اسلام کی تبلیغ ابتداء ہی سے عالمگیر تبلیغ ہے۔ اس طریق کار پر عمل پیرا ہو کر اس صورت حال کا بآسانی مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی کامل طاقتوں پر یقین رکھنے والی جماعت کے قیام۔ صحیح اسلامی عقائد اختیار کرنے اور ان عقائد کی تبلیغ کے لئے ایک مضبوط تنظیم اور مرکز قائم کرنے مالی قربانی کی روح پیدا کرنے اور مبلغین اسلام تیار کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آخر میں آپ نے اس طرف توجہ دلائی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت ان ذرائع پر گامزن ہے اور اللہ تعالیٰ نے

ملک بشارت احمد صاحب ابن مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی وفات پر

تعزیتی قرارداد

منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۸ر فروری۔ آج صبح حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جواں سال فرزند ملک بشارت احمد صاحب کی وفات حسرت آیات کی اندوہناک خبر بذریعہ تار موصول ہونے پر لوکل انجمن احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر حضرت مولوی صاحب موصوف سے اظہار ہمدردی اور تعزیت کی قرارداد پاس کی گئی۔ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جنہوں نے اپنی ۴۶ سالہ زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان خدمات بجا لانے میں گزاری ہے اور اب متواتر تیرہ سال سے مرکز قادیان میں بحیثیت امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان خدمات بجا لا رہے ہیں اس بڑھاپے میں ان کے لئے یہ صدمہ نہایت عظیم اور صبر آزما ہے۔ لوکل انجمن احمدیہ اور قادیان کے تمام درویش حضرت مولوی صاحب کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ ان کے اس عظیم صدمہ اور درد میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس قرارداد کی نقول احمدیہ پریس اور حضرت امیر صاحب اور مرحوم ملک بشارت احمد صاحب کی اہلیہ کو بھجوائی جائیں۔

(چوہدری فیض احمد گجراتی)
جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے اظہار تعزیت

قادیان ۸ر فروری ۱۹۶۰ء آج ربوہ اور لاہور سے قادیان میں بذریعہ تار یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ مکرم ملک بشارت احمد صاحب ابن مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان ایک لمبے عرصہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چنانچہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس حسب ذیل تعزیتی قرارداد اتفاق رائے سے پاس کرتا ہے۔

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو مکرمی ملک بشارت احمد صاحب کی نوجوانی کے عالم میں بے وقت وفات حسرت آیات پر دلی صدمہ ہو رہا ہے۔ مرحوم نیک مخلص اور بزرگوں کی اولاد نیز ہمارے محترم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی پہلی بیوی سے اکلوتے بیٹے تھے۔ ان کی جدائی اس لحاظ سے بھی زیادہ صدمہ کا موجب ہے۔ کہ مکرم امیر صاحب پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے مرحوم کی علالت اور آخری لمحات میں اپنے پیارے بیٹے کی ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔ اس تلخ یاد کو شاید آپ کبھی فراموش نہ کر سکیں۔ محترم امیر صاحب کو اپنے اس عزیز فرزند کی جدائی سے جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس پر اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان ان سے دلی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور حضرت امیر صاحب نیز دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس تعزیتی ریزولیوشن کی نقول محترم امیر صاحب اور جماعت کے پریس کو بھجوائی جائیں۔

محمود احمد عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

دعائے نعم البدل۔ خاکسار کی نومولودہ بچی قریباً بائیس روز زندہ رہنے کے بعد بعارضہ نمونیہ بیمار ہو کر مورخہ یکم ۲ کی شام کو وفات پا گئی۔ احباب جماعت نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قاضی عبد الحمید درویش قادیان

احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھانے کیلئے قائم فرمایا ہے اور اسی کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام ساری دنیا پر غالب آ کر رہیگا انشاء اللہ

درخواست دعا

خاکسار ایک عرصہ سے بعارضہ خرابیٔ معدہ بیمار چلا آ رہا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اکثر معدہ میں درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت میری اس بیماری کے بکلی دور ہونے کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں نیز اگر کوئی دوست اس کے لئے کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیں تو نہایت ممنون ہونگا۔ خواجہ عبد الستار درویش قادیان

ایلورا اور اجنٹا کے غار

الّذین جابو الصخر بالواد کے مناظر

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

قرآن مجید میں تین ایسی قوموں کا ذکر آتا ہے۔ جنہوں نے سنگی تعمیرات اور کوہ تراشی میں اعلیٰ صلاحیت کا مظاہرہ کیا تھا۔ یعنی عاد۔ ثمود اور اصحاب حجر۔ خدا نے قوم عاد کو حضرت نوح علیہ السلام کا جانشین قرار دیا ہے۔ یہ قوم عرب کے شمالی و جنوب میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس کو ایشیا و افریقہ کے بہت سیاسی اقتدار حاصل تھا۔ عاد کی تباہی کے بعد ثمود کو اس کی سیاسی جانشینی حاصل ہوئی اور اسکی ہلاکت کے بعد اصحاب حجر اسکے جانشین ہوئے۔

ان کے قومی کارناموں میں سے قرآن پاک نے بار بار ان کی سنگی تعمیرات کا ذکر کیا ہے۔ یہ سنگ تراشی کے فن میں ماہر تھے۔ انہیں پتھر کے اونچے اونچے مکان اور پہاڑ کھود کر مقبروں کے بنانے میں اعلیٰ مہارت حاصل تھی۔ یہ قومیں اپنے مکانوں اور کارخانوں کے لئے پہاڑ کی بلندی پسند کرتی تھیں۔ خدا نے ان کے اس مسرفانہ ذوق تعمیر پر طنز کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

اتبنون بکل ریع
آیۃً تعبثون۔

کیا تم لوگ ہر چوٹی پر اپنی ایک یادگار بنانا چاہتے ہو۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہ کرام کے ساتھ "اصحاب حجر" کی وادی سے گزرے تھے۔ ان دنوں عرب میں جن آثار قدیمہ کا سراغ لگا ہے۔ ان سے قرآن پاک کے تمام بیانات کی تصدیق ہوتی ہے۔

ان اقوام کی تباہی کے ذکر میں خدا نے کہا ہے کہ قوم عاد کی تباہی خوفناک آندھی سے ہوئی۔ جو مسلسل ایک ہفتہ تک چلتی رہی۔ ثمود اور اصحاب حجر ایک ہیبت ناک زلزلہ اور گرج سے تباہ کئے گئے۔ ان ارضی و سماوی آفات کی چکی میں پسنے کے بعد یہ قومیں تو تباہ ہو گئیں۔ مگر ان کی شاندار عمارتیں اور سنگ تراشی کے اعلیٰ نمونے دنیا کی عبرت کے لئے باقی رہ گئے۔

کہتے ہیں "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" میں بھی ان اقوام کے عروج و زوال سے اتنا متاثر نہ تھا۔ جب تک ایلورا اور اجنٹا کے غار خود اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لئے۔

اورنگ آباد میں تبلیغی سلسلہ میں ۱۷ جنوری کو بمبئی سے اورنگ آباد گیا۔ جو پہلے ریاست حیدر آباد کا دوسرے نمبر کا شہر تھا۔ اور آج کل صوبہ بمبئی کے علاقہ مہاراشٹر کا ایک شہر ہے۔ وہاں میں نے عہد قدیم۔ عہد وسطیٰ اور زمانہ موجودہ کے فن تعمیرات کے بہت سے نمونے دیکھے۔ جنہیں دیکھنے کے لئے دور دور سے ملکی و غیر ملکی سیاح آتے ہیں۔ ان آثار قدیمہ میں سب سے زیادہ اہمیت ایلورا اور اجنٹا کو دی گئی ہے۔

اجنٹا اجنٹا اورنگ آباد سے پینسٹھ میل دور شمال کی طرف واقع ہے اس سے پہلے اسی نام کا ایک گاؤں آتا ہے۔ بسیں اس گاؤں سے گذر کر پیچ و خم کھاتی ہوئی پہاڑی سڑکوں پر دوڑنے لگتی ہیں۔ اور سات میل کے بعد اس پہاڑ کے نیچے پہنچتی ہیں جہاں اجنٹا کے غار ہیں۔ ان غاروں تک جانے کے لئے سیڑھیاں بنی ہیں۔ غالباً میں ۲۴ سیڑھیاں طے کر کے اس راستہ پر پہنچا۔ میں نے ایک سلسلہ کوہ دیکھا جو شمال و جنوب سے آکر اس جگہ کمان کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ نیچے ایک پہاڑی ندی ہے۔ اور سامنے ایک نوکیلا پہاڑی حصہ ہے۔ جس ندی ان غاروں سے جدا کرتی ہے۔ یہ راستہ جو غاروں کے کنارے کنارے بنایا گیا ہے اسے ان کا برآمدہ یا صحن کا حصہ کہئے۔ میں نے جب اس راستہ پر آکے اس خم دار پہاڑی پر نظر ڈالی تو دور سے بہت سے دروازے اور ستون نظر آئے۔ جو اس پہاڑ کی سینکڑوں فٹ اونچی دیوار میں بنے تھے۔ اس راستہ کے نیچے بھی سینکڑوں فٹ گہری پہاڑ کی دیوار تھی۔ یعنی ندی کی سطح سے پہاڑ کی چوٹی کے درمیان کا جو حصہ ہے اس میں غار کھدے ہوئے ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ ۲۶ غار ہیں۔ وہ نئے غار بھی نکلے ہیں جہاں جانا ابھی منع ہے۔ اب میں آپ کو ان غاروں کی کیفیت سناتا ہوں۔

غاروں کا منظر میں جب پہلے غار کے دروازے سے پہنچا تو اندر ایک بڑا سا ہال نظر آیا۔ ہال کے اس پار صدر دروازہ کے بالکل مقابل ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں جہاں گوتم بدھ کا ایک بڑا سا بت تھا۔ یہ بت ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ اس کے باوجود اونچائی دس فٹ کے لگ بھگ ہوگی۔ اور سنگ تراشی میں جسمانی اعضاء کا اعتدال اتنا ملحوظ رکھا گیا ہے کہ جسم کا کوئی حصہ بھدا اور ناموزوں نہیں معلوم ہوتا۔

میں جب اس ہال میں داخل ہوا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں اس وقت پہاڑ کے دو پاٹوں کے درمیان ہوں اوپر چھت بھی پہاڑ کی ہے۔ اور نیچے فرش بھی پہاڑ کا ہے۔ دیواریں اور ستون بھی پہاڑی کے ہیں۔ یہ عمارت پہاڑ کرید کرید کر بنائی گئی ہے۔ مجسمہ بودھ کے علاوہ اور بھی ادھر ادھر سینکڑوں بت ہیں جو پتھر چھیل چھیل کر بنائے گئے ہیں۔ اور بعض تصویریں کے بنانے میں سنگ تراشی کی عجیب و غریب صنعت کاری کا مظاہرہ کیا گیا ہے انہیں میں چار سروں کا ایک مجموعہ ہے جن کے دھڑ الگ الگ ہیں لیکن سر ایک ہی ہے۔ اسی طرح ایک غار میں گوتم بدھ کا ایک ایسا مجسمہ ہے جس کا آدھا چہرہ ہنستا اور آدھا چہرہ روتا نظر آتا ہے۔

پہاڑی محل اب مجھے ان غاروں کو کوہستانی محل یا پہاڑی پوجا گھر کہنا چاہیئے۔ ان محلات میں بعض دو منزلہ ہیں۔ جیسے چھٹا غار۔ اور بعض اس قدر کشادہ ہیں کہ اس کے ہال میں تین چار ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں عموماً ان عمارتوں کی طرز تعمیر ایک سی ہے البتہ پانچ عمارتیں ایسی ہیں جن کی چھت کمان کی طرح گول ہے۔ ان کے بیچ میں گوتم بدھ کے مجسمے ہیں کہتے ہیں یہ بودھ کے دوار یعنی پوجا گھر ہیں۔ ان عمارتوں پر یونانی و ایرانی فن تعمیر کا دھوکہ ہوتا ہے۔

رنگ ریزی ایلورا پر اجنٹا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ ان کے بعض محلات جیسے غار نمبر ا و ۲ کی دیواروں پر رنگ ریزی اور تصویر سازی کے بہت ہی نادر نمونے دکھائے گئے ہیں۔ آرٹسٹ یہاں آکر بہت محظوظ ہوتے ہیں اور گھنٹوں ایک ایک تصویر کی باریکیاں دیکھتے رہتے ہیں۔ ان تصاویر میں بہت سے واقعات دکھائے گئے ہیں۔ گوتم بدھ کا گھر سے ہجرت کرنا۔ تپسیا میں بیٹھنا۔ پھر گھر واپس آنا۔ اپنے لڑکے راہولتا اور بیوی "یشودھرا" سے ملنا۔ سارا ماجرا ان تصاویر میں دکھایا گیا ہے۔ ان تصویروں میں فنی باریکیوں کے علاوہ رنگ کی پائیداری بھی حیرت انگیز ہے۔ یہ غار ایک ہزار سال تک ویرانی کی حالت میں رہے۔ مگر ان کی شوخی و دلآویزی تو دیکھئے کہ ابھی تک زائرین کو دعوت نظارہ دے رہی ہے

دیوتاؤں کا حلقہ ان محلات میں جا بجا گوتم بدھ کے سامنے دیویوں اور دیوتاؤں کا ایک حلقہ نظر آتا ہے۔ یہ چیز حقیقی بدھ ازم کے خلاف ہے۔ گوتم بدھ کی تعلیم میں مروجہ دیوتاؤں کی تعظیم و پرستش کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ ہم کو ان تصاویر سے بدھ ازم میں تدریجی انقلاب کا پتہ ملتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گوتم بدھ جو ایک "وجود مطلق" کے داعی تھے۔ جب دنیا کی نظروں سے روپوش ہو گئے تو ارادت مندوں نے ان کے مقام و منصب میں اختلاف کیا۔ بودھوں کی اکثریت نے ان کو "الوہیت" کے تخت پر بٹھایا۔ اس فرقہ کو "مہایان" یعنی دور کبریٰ کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے گوتم بدھ کا ایسا نقشہ کھینچا کہ وہ "تخت الوہیت" پر بیٹھے ہیں۔ اور خدا کے فرمانبردار فرشتے ان کے ارد گرد حلقہ باندھے کھڑے ہیں۔ کہیں گوتم بدھ کے خدمت گذاروں میں ہندو دھرم کے تینوں مشہور دیوتا شو۔ وشنو اور برہما کو بھی خادمانہ حالت میں ایستادہ دکھلایا گیا ہے۔ تصویر کشی اظہار خیال کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، اسلئے اکثر فرقہ "مہایان" نے ان تصاویر کے ذریعہ اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے

دوسرا فرقہ جس کو ہنایان (دور صغریٰ) کہتے ہیں۔ یہ گوتم بدھ کی خدائی کا منکر ہے۔ اجنٹا کے پانچ غار دور ہنایان کے بھی ہیں۔

تاریخ اجنٹا اب ہم کو ان پہاڑی عمارتوں کی تاریخ پر بھی کچھ روشنی ڈالنی چاہیئے۔ سب سے پہلی تحریر اجنٹا کے متعلق دریافت ہو سکی ہے۔ وہ چین کے قدیم بدھسٹ سیاح ناھیان کا سفرنامہ ہے۔ یہ سیاح پانچویں صدی عیسوی میں ہندوستان آیا تھا۔ اس کو مہاراجہ ہرش وردھن کے دربار میں بڑا اثر و رسوخ حاصل ہو گیا تھا۔ ہرش وردھن نے ۶۴۳ء میں بدھسٹ اختلافات دور کرنے کے لئے بودھ علماء کی جو مجلس بلائی تھی۔ اس کا جج "ہیون چیانگ" ہی مقرر کیا گیا تھا۔ اس چینی سیاح نے بھی اپنے سفرنامے میں اجنٹا کا ذکر کیا ہے۔ اور غاروں کی تعریف کی ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ غار صدہا سال کی تعمیری کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ ان کی تعمیر میں صدیاں گذری ہیں۔ چنانچہ مورخین لکھتے ہیں کہ یہ غار دوسری صدی قبل مسیح سے ساتویں صدی بعد مسیح تک کی مدت میں تیار ہوتے رہے ہیں۔ یعنی ان کی تعمیر میں ۹ سو سال لگے ہیں۔ اور زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کے فن تعمیر میں بھی ترقی ہوتی گئی ہے۔ اس دعوے کی ایک داخلی دلیل سے بھی تائید ہوتی ہے۔

اجنٹا کے غار نمبر ا میں ایک منظر دکھایا گیا ہے۔ جس میں ایرانی سفیر دکن کے جلیل القدر فرمانروا "پل کیسن دوم" کی خدمت میں سفارتی تحفہ پیش کر رہا ہے "پل کیسن دوم" چالوکیہ خاندان کا زبردست فرمانروا تھا۔ اس نے وزیا سے "نربدا" کے کنارہ

ہرزش وردھن کے حملے کو ناکام بنایا تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان کے دربار پر شاہ ایران نے اپنا سفیر بھیجا تھا۔ یہی سفارتی مناظر اجنٹا کے غار نمبر ا میں دکھائے گئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اجنٹا کے غاروں کی تعمیر کا سلسلہ ساتویں صدی عیسوی تک جاری تھا۔

اسباب ویرانی اب ہمیں ان پرشکوہ عمارتوں کی ویرانی کے اسباب پر غور کرنا چاہیئے۔ یہ عمارتیں جب ویران ہوئیں۔ اس کی ہم کوئی تاریخ معین نہیں کر سکتے۔ البتہ ہم ساتویں صدی عیسوی کے بعد ہندوستان کی تاریخ میں ہندو بدھوں کے زبردست تصادم کا ذکر پڑھتے ہیں اور وہ "ہندو دھرم اور بدھ ازم" ہے۔ اس وقت بدھ ازم کا ستارہ غروب ہو رہا تھا۔ اور اس کی جگہ ہند و تہذیب لے رہی تھی۔ قیاس یہ ہے کہ اس کشمکش نے ان عمارتوں کو کھنڈر میں بدل دیا۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسوی ہی میں بدھ دھرم دکن سے بہار و بنگال کی طرف کوچ کرنے لگا تھا۔ جہاں ان دنوں پال خاندان فرمانروا تھا۔ جو بدھ دھرم کا پرجوش حامی تھا۔ اور ہم اسی زمانہ سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ شکست خوردہ تہذیب کے آثار کی حفاظت کرے۔ اسلئے ان سنگی تعمیرات کو زمانہ کو رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ عظیم عمارتیں کھنڈر بن گئیں۔ اور لوگ انہیں درندوں اور ارواح خبیثہ کا مسکن سمجھنے لگے۔ اس پر ایک زبردست شہادت "ہیوئن چیانگ" کا سفرنامہ ہے۔ وہ ساتویں صدی عیسوی میں لکھتا ہے کہ دکن کی بودھی خانقاہیں اور مندر ویران ہو رہے ہیں۔

غاروں کا انکشاف اب ہم کو ان غاروں کے دوبارہ انکشاف کا حال بھی سنانا چاہیئے۔ سنہ ۱۸۱۹ء میں برطانوی سپاہیوں کی ایک پارٹی مرہٹوں کے مقابلہ کے سلسلہ میں ادھر آئی۔ انہیں کمین گاہ کے لئے یہ غار بہت موزوں نظر آئے۔ لیکن وہ جب اس میں داخل ہوئے اور روشنی کی تو ہر طرف بت اور مورتیاں نظر آئیں۔ یہ دیکھ کر وہ بہت متعجب ہوئے۔ اس کے بعد حکومت کی منظوری سے ان غاروں کی صفائی شروع ہوئی۔ ان غاروں کے دروازے مٹی اور پتھروں سے ڈھکے تھے۔ انہیں ہٹانے میں بہت وقت لگا۔ سب سے پہلے سنہ ۱۸۲۹ء میں "رائل ایشیاٹک سوسائٹی" نے اپنے میگزین میں اسکی تفصیلات دیں۔ اس کے بعد سے یورپین آنے جانے لگے جن میں میجر گل۔ جارج گریفتھ اور لیڈی برنگھم مشہور ہیں۔

جب یہ سنگی عمارتیں برآمد ہوئیں تو انہیں محجوبۂ روزگار قرار دیا گیا۔ سیاحوں کی آمد و رفت شروع ہوئی۔ نظام حیدر آباد نے اس کے قریب ہی فردا پور میں ایک عالیشان مہمان خانہ بنوایا۔ پولیس ایکشن کے بعد اورنگ آباد سے فردا پور تک سڑک پختہ بنا دی گئی ہے۔ دن بھر اس راستہ پر لاریاں دوڑتی رہتی ہیں۔

ایلورا اجنٹا کے بعد جن آثار کو تاریخی اہمیت دی گئی ہے۔ وہ ایلورا ہے۔ یہ غار اورنگ آباد سے ۱۸ میل دور جانب شمال و مغرب سلسلہ کوہ میں واقع ہے۔ یہاں غاروں کی تعداد "اجنٹا" سے زیادہ ہے۔ اور پانی کے چشمے بھی زیادہ ہیں۔ قریب قریب ہر غار کے سامنے یا اندر کے حصہ میں پانی کا کنواں یا حوض ہے۔ اس کے بعض محل شان و شوکت میں شاہی دربار کی نقل معلوم ہوتے ہیں۔ یہاں بھی ہر غار میں دیوہیکل مجسمے ہیں۔ اور سنگ تراشی کے اعلےٰ نمونے۔ ان غاروں کو اجنٹا پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہاں تین تہذیبوں کا ملاپ ہوا ہے۔ یعنی بودھ مذہب، ہندو دھرم اور جین مت۔ شروع اور اخیر میں بودھ اور جین کے سنگی مجسمے و مناظر ہیں۔ اور بیچ میں ہندو دھرم کے۔ پہلے نمبر سے ۱۲ نمبر تک بودھ مندر ہیں۔ ۱۳ سے ۲۹ تک ہندو مندر اور ۳۰ سے ۳۴ تک جین مت کے نمونے۔ ہر مندر اجنٹا کی طرح پہاڑ کے خوبصورت ٹکڑے ہیں۔ جو ہندوستانی سنگتراشی نے بنائے ہیں۔ مگر ان میں یونانی و ایرانی فن تعمیرات کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ یا یہ ممکن ہے کہ مندر بنانے کے لئے باہر سے سنگ تراش بھی بلائے گئے ہوں۔ جیسا بعض دستاویز سے معلوم ہوتا ہے۔

کیلاش مندر ان غاروں میں سولہواں غار جس کو کیلاش مندر کہتے ہیں۔ فن تعمیر کے تمام نمونوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں شیو، وشنو اور برہما کے علاوہ مہابھارت اور رامائن کے بعض مناظر بھی سنگی تصاویر میں دکھائے گئے ہیں۔ اور بھی بہت سے مناظر ہیں۔ جن سے صاحب ذوق بہت محظوظ ہوتا ہے۔ یہ مندر ۱۴۲ فٹ لمبا۔ ۱۰۹ فٹ چوڑا اور ۹۶ فٹ اونچا ہے۔ پہاڑ کے اتنے بڑے حصے کو کھودنا اور پھر اس میں ہزار ہا نادر سنگی مجسمے بنانا بڑی ہمت، حوصلہ مندی اور اولوالعزمی کا کام ہے۔ اور یقیناً جن لوگوں نے یہ نادر روزگار عمارتیں بنائی ہیں۔ وہ بڑی طاقت در قوم ہوگی۔

تاریخ ایلورا ایلورا کے غار بھی صدیوں کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اسکی تعمیرات کا زمانہ بھی لگ بھگ وہی بتایا جاتا ہے۔ جو اجنٹا کا ہے۔ ان غاروں میں ہندو دیوتاؤں کے آثار سے بعض مورخوں کی یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان کی تکمیل راشٹر کوٹ خاندان کے عہد میں ہوئی ہے۔

راٹھور یا بلہرا راٹھور کو تاریخوں میں راشٹر کوٹ بھی کہتے ہیں۔ مسلمان سیاحوں جیسے سلیمان تاجر اور مسعودی نے راجگان راٹھور کی بہت تعریف کی ہے۔ وہ انہیں بلہرا کہتے ہیں۔ بلہرا "بھوراے" کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ راجگان راٹھور یہی لقب اختیار کرتے تھے۔ اسی خاندان کے ایک نامور راجہ کرشن اول نے آٹھویں صدی عیسوی میں ایلورا کا کیلاش مندر بنوایا۔ جو فن تعمیر کا عجیب و غریب شاہکار قرار دیا گیا ہے۔

درس عبرت آج ساری دنیا ایلورا اور اجنٹا کی تاریخی اہمیت تسلیم کر چکی ہے۔ لوگ فنی باریکیاں دیکھتے ہیں۔ اور معماروں کی صلاحیت و ہمت پر تعجب کرتے ہیں مگر کتنے ایسے ہیں جو ان قوموں کے عروج و زوال اور تہذیبوں کے تصادم کی عبرتناک تاریخ سمجھتے ہیں۔ ایسی اولوالعزم قوم اور شاندار تہذیب کیوں تباہ ہوئی۔ اور اسکی جگہ دوسری قوم و تہذیب نے کیوں لی۔ کیا عاد و ثمود اور اصحاب حجر کی قوموں کی سرگذشت سے اس سوال پر کچھ روشنی پڑتی ہے؟

بھارت کے مختلف مقامات میں یوم تبلیغ

یادگیر (میسور) جماعت یادگیر نے ۷ ارجنوری کو یوم تبلیغ اس طرح منایا کہ جماعت کے دوستوں کو پانچ گروپوں میں تقسیم کر دیا جو شہر کے مختلف اطراف میں تبلیغ کے لئے چلے گئے ان سب نے اپنے اپنے حلقہ تبلیغ میں جا کر زبانی بھی تبلیغ کی اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ جیرڑی کے بعض کارخانوں کے مالکوں اور ان کے مزدوروں کو تبلیغ کی گئی اور عام مسلمانوں کو نماز کے فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ دوکانوں اور بازاروں میں لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ بسوں اور ریلوں کے مسافروں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض مستورات نے بھی اپنے اپنے حلقہ واقفیت میں تبلیغ کی۔

نفیس احمد مبلغ یادگیر

رائچور (میسور) یہاں پہلی مرتبہ یوم تبلیغ منایا گیا۔ یہاں صرف چار احمدی ہیں چاروں نے مل کر قریباً پندرہ افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ اور بعض سوالات کا جواب دیا

احمد حسین ٹیلر درویش
مقیم رائچور

اوڑین (بہار) یہاں کے پانچ مسلمانوں اور چار ہندوؤں کو تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر بھی دیا گیا بعض کتابوں اور رسالوں کے اقتباسات زبانی بھی سنائے گئے۔ بالخصوص جمعیۃ العلماء ہند کو جماعت احمدیہ کی پیشکش" رسالہ مکمل پڑھ کر سنایا گیا۔ اچھا اثر رہا۔

سید وزارت حسین اوڑین

رانچی (بہار) محترم مولوی محمد ایوب صاحب اے ڈی ایم اور ان کے صاحبزادوں نے اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ محترم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ اور ان کے خاندان کے تمام افراد نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ بعض دوستوں کو سید سجاد احمد صاحب کے بنگلہ پر مدعو کر کے تبلیغ کی۔ اور جانے سے تواضع بھی کی۔ سید سجاد احمد صاحب نے اپنے بعض غیر احمدی رشتہ داروں کو ان کے گھر جا کر تبلیغ کی۔

امروہہ (یو۔پی) صبح نو بجے سب احباب جماعت ایک جگہ جمع ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد دوستوں کو گروپوں میں تقسیم کر کے مختلف حلقوں میں بھجوا دیا گیا۔ اردو، ہندی اور گورمکھی کے ڈیڑھ ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم [illegible] یو۔پی کے مختلف مقامات کو اکیس تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ رات کو تبلیغی جلسہ بھی منعقد کیا۔ اللہ تعالےٰ اچھا اثر پیدا فرمائے۔ مولوی منظور احمد صاحب مبلغ اور صدر صاحب کا ان مساعی میں کافی دخل ہے۔ مقامی جماعت نے دو ٹریکٹ بھی "عقائد جماعت احمدیہ" اور "مجدد دوراں" شائع کئے۔ اس جماعت میں دو صحابی ہیں جنہیں دعائیں کرتے رہنے کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے دعائیں کیں۔ مرکز سے تبلیغی لٹریچر بروقت پہنچ گیا تھا۔

علاؤالدین سیکرٹری تبلیغ امروہہ

جمشید پور (بہار) ۷ ارجنوری کو مقامی جماعت نے یوم تبلیغ منایا۔ احباب جماعت کو دو گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ جو صبح سویرے اجتماعی دعا کے بعد اپنے حلقوں کو چلے گئے اور دن بھر تبلیغ میں مصروف رہے۔ بعض غیر احمدی احباب سے اختلافی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی وفات مسیح اور ختم نبوت وغیرہ کے مسائل زیر بحث رہے۔ قریباً دو صد

ابھی آپ کے مزید تعاون کی ضرورت ہے

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ

جملہ افراد جماعت ہائے احمدیہ ہند کے تعاون سے گذشتہ پندرہ ماہ میں قریباً ایک لاکھ پچیس ہزار کی تعداد میں ٹریکٹ و کتب شائع کی گئیں۔ ان کی تفصیل اس سے قبل مورخہ ۱۴ ۔ ۱ ۔ ۶۰ کے بدر میں دی جا چکی ہے۔ اور پہلے سے زیادہ تعداد میں تقسیم و ترسیل لٹریچر کا کام کیا گیا۔ اس کا گوشوارہ بھی شائع کیا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی بہت سے ضروری ٹریکٹ قابل اشاعت باقی ہیں۔ اور بعض نئے ٹریکٹوں کے مسودات کی بھی تکمیل ہو چکی ہے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نشر و اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۵۹ء کا تقسیم و ترسیل لٹریچر کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔ اس سے قبل ماہ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک شائع ہو چکا ہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

گوشوارہ تقسیم و ترسیل لٹریچر نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۵۹ء

کتاب	زبان	تعداد
سیرت مسیح موعودؑ	اردو	۱۰۵
حقیقی اسلام کتابچہ	"	۸
سیرت مسیح موعودؑ	انگریزی	۱۲۱
آسمانی تحفہ	"	۱۳۷
"	اردو	۵۵۰
"	گورمکھی	۴۵۶
"	ہندی	۴۸۸
پیغام صلح	اردو	۱۴۴
محامد خاتم النبیین	"	۱۴۳
احمدیت کا پیغام	"	۱۴۷
تبلیغ اسلام	"	۱۰۳
اس زمانہ کے امام کو مانو	"	۱۷۰
" " مجدد کو مانو	"	۲۴
ضرورت مذہب	"	۱۱۷
خلق شدہ تعلیمات	"	۱۷
اسلام دی کانیڈ	انگریزی	۱۷۲
اسلام میں اقتصادی اور سماجی مشکلات کا حل	"	۱۲۸
خصوصیات قرآن	"	۱۰۳
احمدیت کیا ہے	"	۹۱
لائف آف ٹیچنگ محمدؐ	"	۶۸
لائف آف محمدؐ (مطبوعہ ہالینڈ)	"	۱
" " (مطبوعہ ہند)	"	۱۷
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	گورمکھی	۱۰
" " "	انگریزی	۱۸۵
" " "	ہندی	۴۱۴
اسلام اور اشتراکیت	انگریزی	۱۹۵
" "	اردو	۱۸۳
احمدیہ موومنٹ ان انڈیا	انگریزی	۲۰۱
آسمانی پیغام	اردو	۱۸۴
"	انگریزی	۹۴
فتویٰ مصر	اردو	۱۱۳
کرشن اوتار	ہندی	۲۴۴
وہی ہمارا کرشن	"	۴۰۷
وہی ہمارا کرشن	اڑیہ	۲۲
" "	بنگالی	۴۴
الہدیٰ	اردو	۱۲۵
زمانے کا اوتار	بنگالی	۴۳
عملی نمونہ	اردو	۲۰۱
خاتم النبیین کے معنی	"	۱۲۴
تعاون کی پیشکش	"	۷۰
تحریک احمدیت	"	۲۰۱
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	"	۱۴۷
سکھ مسلم اتحاد کا گذشتہ	"	۱۲۶
چوتھی لکھی	گورمکھی	۸۱
کشتی نوح	اردو	۲۸
تحفۃ الملوک	انگریزی	۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	"	۱۸
نظام نو	"	۷
احمدیہ پاکٹ بک	اردو	۳
سائنس اور مذہب	"	۳
سلسلہ احمدیہ	"	۲
ملفوظات مسیح موعودؑ	"	۱
تناسخ آواگون	ہندی	۱۰۷
دی ہولی قرآن	انگریزی	۲
احمدیت یعنی حقیقی اسلام	"	۲
اسلام کا اقتصادی نظام	"	۱
تحریک جدید کے بیرونی مشن	"	۱۰۴
محمدؐ کی محبت میں غلام کے ترانے	اردو	۹۹
چارٹ تبلیغ اسلام	"	۱۰۴
حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کا نمایاں پہلو	"	۹۶
ایک عظیم الشان پیشگوئی	"	۳۴
الوصیت	"	۹۲
ہندو مسلم بھائی بھائی (مصنفہ غیر مسلم)	"	۴
دی ہولی پرافٹ محمدؐ	انگریزی	۱
پیغام صلح	"	۱
نماز مترجم	"	۲
سیرت احمد (مطبوعہ نیروبی افریقہ)	"	۱
اسلام کیا ہے		۱
اسلام نے غلامی اخوت کے لئے کیا کیا ہے (مطبوعہ امریکہ)	"	۱
خاتم النبیین	"	۱
دی حدیث	"	۱
اسلام اور غلامی	"	۱
ہمارا عقیدہ	"	۳
ترجمۃ القرآن خمسہ پارہ	"	۱
جماعت احمدیہ کا عقیدہ کہ حضرت محمدؐ کی شان کا انسان اب تک پیدا ہوا اور نہ کبھی پیدا ہوگا	اردو	۶
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	"	۱
احمدی مسلمان ہیں	"	۲۵
تبلیغ ہدایت	"	۱
نظام نو	"	۲
تحفۃ الملوک	"	۱
حضرت باوا نانک اور تعلیم وحدانیت	"	۱
رسالہ نگار	"	۳
سیرۃ المہدی حصہ اول	"	۱
ایک غلطی کا ازالہ	"	۱
شہادت القرآن	"	۱
اسلام کا اقتصادی نظام	اردو	۱
انقلاب حقیقی	"	۱
اسلامی اخلاق	"	۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	"	۴
ختم نبوت کی حقیقت	"	۱
دعوت و مبلغ	"	۲۰
حقائق القرآن	"	۱
تبشیر الرحمٰن	عربی	۱
البشریٰ	"	۵
جماعت احمدیہ علامہ نیاز فتحپوری کی نظر میں	اردو	۱۱
دعوت الامیر	"	۱
مسیح ہندوستان میں	"	۲
درثمین فارسی	فارسی	۱
موعود اقوام عالم	اردو	۱
احمدیت حقیقی اسلام	"	۱
تفسیر سورۃ فاتحہ و سورۃ بقرہ ۹ رکوع	"	۷
تفسیر سورۃ یونس تا کہف	"	۱
" سورۃ النساء تا سورۃ	"	۱
تفسیر سورۃ الکٰفرون سے والناس تک	"	۱
تفسیر سورۃ العادیات تا کوثر	"	۱
" سورۃ طٰہٰ الانبیاء مریم	"	۱
" سورۃ حج۔ مومنون۔ نور		۱
متفرق		۱۰
کل میزان		۷۴۸۵

منقولات

سائنس اور خوشحالی

عثمانیہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں مرکزی وزیر سائنسی تحقیقات مسٹر ہمایوں کبیر نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج انسان سائنس کی بدولت غربت و افلاس پر قابو پانے کے قابل ہو گیا ہے۔ اور اس پر ترقی کی نئی نئی راہیں کھل گئی ہیں! لیکن ہم اس خیال سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ سائنس سے مرعوب ہو کر آپ جو چاہیں کہہ دیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ غیر سائنسی دور سے بہتر اور خوشحال دور کبھی نہیں آیا۔ مغلوں کے دور میں کونسی سائنس تھی کہ سارا فارغ البال تھا؟ جب سے سائنس نے ترقی کی ہے عوام زیادہ سے زیادہ افلاس کا شکار ہیں۔ افلاس تکڑ بھی سایہ فگن ہے۔ خوف، نا امیدی اور بے اعتمادی کی بہتات ہے۔ سائنس نے تو ہمدردی ایثار، محبت، سچائی اور انصاف کو بھی عنقا کر دیا ہے۔ غیر سائنسی دور کا انسان آفتاب بے ایمان، مکار اور خود غرض نہ تھا جتنا کہ سائنسی دور کا انسان ہے پہلے بے ایمانوں پر انگلیاں اٹھتی تھیں۔ آج ایمانداروں پر اٹھتی ہیں۔ پہلے یہ اصول تھا کہ بے ایمان وہ ہے جس کی بے ایمانی ثابت کر دی جائے۔ آج یہ اصول ہے کہ ایماندار وہ ہے جو اپنی ایمانداری ثابت کر دے۔

بے شک امریکہ اور یورپ کے لوگ خوشحال ہیں مگر اس کا سبب سائنسی ترقی نہیں ہے بلکہ علم کا صحیح استعمال، سماج کی تربیت اور اچھی حکومتوں کا قیام ہے۔ ہندوستان بھلا تو سائنس میں قدم مار رہا ہے پھر یہاں افلاس روز بروز کیوں ترقی کر رہا ہے؟

سینماؤں میں حاضری

دہلی ایڈمنسٹریشن کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ دہلی میں ۴۷ سینماگھر ہیں جن میں روزانہ پچاس ہزار اشخاص حاضر ہوتے ہیں۔ سوا روپے کے ٹکٹ سب سے زیادہ فروخت ہوتے ہیں بارہ آنے کے ٹکٹوں کا نمبر دوسرا ہے اگر فی نفر ایک روپیہ کی اوسط لگائی جائے تو صرف دہلی میں روزانہ پچاس ہزار روپے سینماؤں کی نذر ہوتے ہیں یعنی پندرہ لاکھ روپے ماہانہ اور ایک کروڑ اسی لاکھ روپے سالانہ! اگر پچاس ہزار روپے روزانہ اصلاحی اور معاشی کاموں پر خرچ کئے جائیں تو دہلی بقعۂ نور بن سکتی ہے اور سماج کا درجہ بھی بلند ہو سکتا ہے۔ افسوس نہ ہوتا اگر پچاس ہزار روپے روزانہ دیکر ہی نجات مل جاتی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ دہلی کے شہری سالانہ دو کروڑ روپیہ خرچ کر کے اغوا، چوری، قتل، نقب زنی وغیرہ جرائم کا سبق حاصل کرتے ہیں اور یہ احساس نہ بدی کا ہے اور نیکی کا۔ سینماؤں

قربانی کا معیار

لازمی چندہ جات اور احباب جماعت و عہدیداران کیلئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"بے شک خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق کام کرو۔ مگر طاقت کی تعریف وہ ہے جو خدا تعالےٰ نے کی ہے۔ نہ کہ جو ہم قربانی سے بچنے کے لئے خود کریں۔ بے شک خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ مگر اس کی تعریف کیا کی ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ کہا ہوا مدینہ کے چند بے سروسامان انسانوں کو بدر کے میدان میں لے جاتا ہے۔ جہاں دشمن کی طاقت ان کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی اتنی زیادہ کہ مسلمانوں کی طاقت کو اس کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہ تھی۔ اُس وقت جنہوں نے کہا کہ اس جنگ میں شرکت تو صریح موت ہے۔ ان کو منافق قرار دیا ہے اور اسلام کے دشمن ٹھہرایا گیا۔ پس اگر لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنے سے بچو۔ تو جنگ بدر میں نہ جانے والے منافق نہیں۔ بلکہ مومن سمجھے جائیں گے۔ مگر خدا تعالےٰ نے انہیں منافق قرار دیا ہے۔ غرض خدا تعالےٰ نے بے شک یہ فرمایا ہے کہ اپنی طاقت کا خیال رکھو۔ مگر اس حد کے اندر جو خدا تعالےٰ نے مقرر کی ہے۔ نہ وہ جو تمہارے نفسوں کی موٹائی نے قرار دی ہے۔"

سیدنا حضرت اقدس کا مندرجہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ اگر ہم اس نکتہ کو پوری طرح ذہن نشین کرلیں جو جماعتی ترقی کے لئے لابدی اور ضروری ہے اور جس پر عمل کرنے کی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ احباب جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ تو احباب کے لئے بڑی سے بڑی قربانی بھی آسان ہو سکتی ہے۔

ہر فرد جماعت پر یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جماعت کی تبلیغی۔ تعلیمی۔ تربیتی اور تنظیمی مساعی بدون مالی وسائل انجام نہیں پا سکتیں۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم اپنی ذمہ داریوں سے صرف اسی صورت میں عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ کہ ہر فرد جماعت اپنے عہد بیعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی صحیح آمدنیاں ظاہر کرے۔ اور بجٹ چندہ جات کو صحیح تشخیص کرائے۔ اور پھر ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتا رہے۔ اور اپنے بجٹ کو اختتام مالی سال سے قبل سو فی صدی ادا کر دے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ابھی ہمیں اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے بہت کچھ کرنا ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے بے انتہا اموال کی ضرورت ہے۔ اسی کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۵ء میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"جیسا کہ میں نے جلسہ کے موقع پر بھی دوستوں سے کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعوؤں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست تن من دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں۔ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بتایا تھا کہ اب ہماری جماعت کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ آمد لاکھوں روپیہ تک نہ پہنچ جائے۔ اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے۔"

ہر مخلص اور خدمت اسلام کا جذبہ رکھنے والا احمدی سمجھ سکتا ہے کہ حضور کے ارشادات حقیقت پر مبنی ہیں۔ پہلے بھی جماعتوں نے حضور کے ارشادات پر لبیک کہتے ہوئے اپنی حقیر مالی خدمات اور دوسری قربانیوں کے ذریعہ خدمت دین میں حصہ لیا ہے۔ اور اب بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ جملہ احباب جماعت اور عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور ازحد کوشش کریں کہ مالی سال کی آخری سہ ماہی میں چند دن کی گذشتہ کمی کو پورا کر کے تلافی مافات کریں۔ اور اس بات کا عملی ثبوت دیں کہ ہم درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ جماعت احمدیہ کرڈاپلی صوبہ اڑیسہ کے گاؤں میں بہت سے بچے اور بڑے بعارضہ چیچک سخت علیل ہیں بہت سے بچے بھی فوت ہو چکے ہیں۔ صحابہ کرام و درویشان عالی مقام اور احباب جماعت کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ اس موذی مرض سے نجات کیلئے دعا کریں۔ خاکسار سید فضل عمر کٹکی عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اڑیسہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کیلئے

اجتماعی دعا

۳۰ر و ۳۱ر جنوری کی درمیانی شب احمدیہ جوبلی ہال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بعد نماز عشاء۔ تہجد اور فجر میں اجتماعی دعائیں کیں۔ اس میں خدام۔ انصار اور اطفال کی ایک کثیر تعداد شریک ہوئی۔ خدا تعالےٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضور کے ذریعہ مذہب اسلام اور احمدیت کو عالمگیر روحانی غلبہ حاصل ہوتے رہیں۔

خاکسار محمد صادق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

ادائیگی بقایا جات کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کا

ایک ضروری ارشاد

حضور فرماتے ہیں:-

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں .... وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

سیدنا حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی ذاتی [illegible] کے مقابل پر سلسلہ کی مشکلات کو مقدم رکھتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کی رقوم کو فوری طور پر ادا کرنے کی طرف توجہ فرمادیں۔

موجودہ مالی سال کے پہلے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور اب صرف پونے تین ماہ باقی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب اپنے بقایا جات کو جلد صاف کرنے کی فکر کریں۔ اور اس بات کا عملی طور پر ثبوت دیں کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کی طرف احباب جماعت فوری توجہ کریں

جلسہ سالانہ کی ضروریات کو بروقت پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد یہ ہے کہ اس چندہ کی سو فی صدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہو جانی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جلسہ سے قبل متعدد بار عہدہ داران مالی اور احباب جماعت کو بذریعہ اخبار "بدر" و سائیکلوسٹائل تحریک کر کے توجہ دلائی جاتی رہی ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کی کافی رقوم باقی ہیں۔

ہمارا جلسہ سالانہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہو چکا ہے۔ اور جن دوستوں کو اللہ تعالےٰ نے اس میں شامل ہونے کی توفیق بخشی انہوں نے اس کی برکات سے حصہ پایا۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات غیر معمولی ہوتے ہیں جنہیں کسی صورت میں بھی رد نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے دیگر مستحق سے قرضہ حاصل کر کے اس خرچ کو پورا کیا ہے۔ جس کی واپسی جلد از جلد کی جانی ضروری ہے۔

لہٰذا جملہ ایسے عہدہ داران و احباب جماعت جن کے ذمہ ابھی چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم بقایا ہیں کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ بلا مزید تاخیر اس چندہ کی بقایا رقوم کو ادا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

اللہ تعالےٰ تمام دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرمادے۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

راولپنڈی ۷ رفروری۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کے متعلق تجویز شدہ معاہدہ کے مسودہ پر کل پاکستان کیبنٹ نے تفصیلاً غور شروع کر دیا ہے معاہدہ کا یہ مسودہ پچھلے ماہ واشنگٹن سے کراچی موصول ہوا تھا باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ کسی قطعی فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے کیبنٹ کئی ہفتہ اس مسودہ پر غور کرے گی۔ جس کے بعد پاکستانی وزیر خزانہ اس سلسلہ میں واشنگٹن میں ہونے والی بات چیت میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہو جائیں گے جہاں پاکستان میں نئی نہروں کی تعمیر کے سلسلہ میں جمع کئے جانے والے فنڈ کی تفاصیل بتائی جائیں گی۔ یہ رقم بھارت مغربی جرمنی، کینیڈا، آسٹریلیا اور ورلڈ بنک دیں گے۔

بمبئی ۷ رفروری۔ ڈیفنس منسٹر شری کرشنا مینن کل دو روز کے لئے بمبئی پہنچے۔ جہاں آپ نے تین کالجوں کے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ انہیں علاقائی فوج اور نیشنل کیڈٹ کور میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہونے کی تلقین کی اور کہا کہ بھارت کی شمالی سرحدوں پر چین کی جارحانہ کارروائی نے سارے ملک کے لئے ایک مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بھارت جھگڑوں کے پرامن حل میں یقین رکھتا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ کسی حملہ آور کو اپنی سرزمین کا ایک ٹکڑا بھی دینے کو تیار ہو جائے گا۔ آپ نے اعلان کیا کہ بھارتی عوام اپنی پوتر دھرتی کی حفاظت میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ آپ نے اپیل کی اس وقت جبکہ دیش کی یکجہتی کو بھاری خطرہ پیدا ہو رہا ہے ہمیں اپنے علاقائی اور نسلی مفاد ترک کر دینے چاہئیں۔ لداخ میں چینی حملہ کا ذکر کرتے ہوئے شری مینن نے کہا کہ اس بیرونی خطرہ کے پیش نظر کوئی یہ نہ سمجھے کہ بھارت اپنی خارجہ پالیسی تبدیل کرے گا کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا مطلب ہماری مشکلوں سے حاصل کی گئی آزادی کے خاتمہ کا آغاز ہوگا۔

بمبئی ۷ رفروری۔ بھارت کے وزیر دفاع شری کرشنا مینن نے آج یہاں اعلان کیا کہ بھارت سرکار ایک سکیم تیار کر رہی ہے جس کے ماتحت لڑکیوں کی امدادی یونٹوں کو ہتھیاروں کے استعمال کے سوائے باقی ہر قسم کا کام سونپا جائے گا۔

بنگلور ۷ رفروری۔ سوتنتر پارٹی کی سنٹرل آرگنائزنگ کمیٹی نے کل بنگلور میں اپنی میٹنگ کے دوسرے روز ایک ریزولیوشن میں اس خیال کا اظہار کیا کہ طلباء کو حصول تعلیم کے دوران سرگرم پالیٹکس سے احتراز کرنا چاہئے۔ البتہ پارٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ طلباء کو اپنی کالج یونینوں میں اپنے خیالات ظاہر کرنے اور اُن پر بحث کرنے کی آزادی دی جانی چاہئے۔ لیکن کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پولیٹیکل گروپ بنائے جانے کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔

نئی دہلی ۷ رفروری۔ بھارتی پارلیمنٹ کا بجٹ سیشن آج ۸ رفروری سے شروع ہو رہا ہے۔ اس کا افتتاح راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد کریں گے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق لوک سبھا کا اجلاس ۲۹ راپریل تک جاری رہے گا۔ پہلے روز راشٹرپتی پارلیمنٹ ہاؤس کے مرکزی ہال میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے ممبروں سے خطاب کریں گے۔ راشٹرپتی کے بھاشن پر لوک سبھا میں ۱۵ سے ۱۸ فروری تک چار روز تک بحث ہوگی۔ جبکہ راجیہ سبھا میں اس پر بحث ۹ فروری سے شروع ہوگی۔ اور ۱۲ رفروری تک جاری رہے گی۔ ریلوے بجٹ ۱۷ رفروری کو پیش کیا جائے گا۔ اس پر لوک سبھا میں چھ دن اور راجیہ سبھا میں تین دن بحث ہوگی۔ سال ۶۱-۱۹۶۰ء کا عام بجٹ ۲۹ رفروری کو شام کے ۵ بجے پیش کیا جائے گا۔ اس پر بحث کے لئے لوک سبھا میں پانچ دن اور راجیہ سبھا میں تین دن رکھے گئے ہیں۔ منگل وار کو وزیر اعظم پنڈت نہرو پاکستان کے ساتھ سرحدی جھگڑوں کے متعلق بیان دیں گے جبکہ شری مرارجی ڈیسائی بھارت اور پاکستان کی مالی بات چیت کے معاملہ پر روشنی ڈالیں گے۔

قابلِ توجہ حکومتِ پنجاب!

ریزولیوشن منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۸ رفروری۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فرزند ملک بشارت احمد صاحب بی ایس سی (انجینئر) کی وفات کی اطلاع بذریعہ تار ربوہ سے موصول ہونے پر لوکل انجمن احمدیہ کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اس امر پر افسوس کے ساتھ غور کیا گیا کہ کئی سال کی متواتر کوششوں کے باوجود ہمارے قابلِ احترام مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا پاسپورٹ نہیں بن سکا۔ پانچ سال قبل جب ان کی اہلیہ (راولپنڈی) پاکستان میں وفات پاگئی تھیں اس وقت بھی وہ پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں جا سکے تھے۔ اور اب کئی ہفتوں سے اپنے جوان بیٹے کی شدید بیماری اور قریب المرگ ہونے کی اطلاعات تاروں کے ذریعہ آنے پر بھی پاسپورٹ نہ ہو سکنے کی وجہ سے اپنے بیٹے کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔ اور نہ وہ گزشتہ تیرہ سالوں میں اپنے رشتہ داروں کو مل سکے۔ اور روحانی پیشوا کی زیارت کر سکے ہیں۔ گزشتہ ماہ ہمارے ایک مرکزی وفد نے خاص طور پر حکومتِ پنجاب کے اعلیٰ افسران سے اسی سلسلہ میں ملاقات بھی کی تھی۔

لوکل انجمن احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومتِ پنجاب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی اس پالیسی پر نظر ثانی کرے اور ہمارے قابلِ احترام امیر کو پاسپورٹ کی سہولتیں بہم پہنچائے۔

یہ بھی پاس کیا گیا کہ اس ریزولیوشن کی نقول چیف منسٹر پنجاب ہوم سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ ایس پی صاحب گورداسپور اور اخبار بدر کو بھجوائی جائیں۔

چوہدری فیض احمد گجراتی
جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

نئی دہلی ۷ رفروری۔ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ ٹرامبے میں بھارتی ایٹمی سائنسدانوں نے آج پلیٹینم کو سونے میں تبدیل کر دیا۔ ٹرامبے میں ایٹمی شکتی کمیشن میں کام کرنے والے سائنسدانوں نے اپنی اس کامیابی کو محض بنیادی تحقیق کا کام قرار دیا ہے۔

گیا ۷ رفروری۔ دلائی لامہ نے کل شام یہاں مہابودھی مندر میں ایک پرارتھنا میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تبت میں حال ہی میں جو واقعات ہوئے ہیں۔ اُن کے لئے چینی عوام کو ذمہ دار ٹھہرایا نہیں جا سکتا۔ اس کے برعکس یہ واقعات چند مخصوص اشخاص کی شرارت کا نتیجہ تھے۔ جو کہ اپنی فوجی طاقت کے نشہ میں مست تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ دنیا پر فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ دلائی لامہ نے مزید کہا کہ میں اُن کے مظالم پر پریشان نہیں ہوں۔ کیونکہ غرور کا ہمیشہ سر نیچا ہوتا ہے۔ تبت کے لئے اچھے دن لازمی طور پر آئیں گے اور اس وقت ہندوستان اور دوسرے مقامات پر پناہ لینے والے تبتی واپس اپنے ملک میں جا سکیں گے۔ آپ نے تبتی اور لداخی باشندوں کو تلقین کی کہ وہ چوکنے رہیں۔ اور غلط پراپیگنڈا سے گمراہ نہ ہوں۔ آپ نے مزید کہا کہ تبتی باشندوں کو صبر کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے۔ بلکہ انہیں دیانتدارانہ اور منصفانہ طور پر اس خطرہ کا مقابلہ کرنا چاہئے جو انہیں پیش آ رہا ہے۔ دنیا کی موجودہ [illegible] نازک ہے۔ اور

کوئی شخص نہیں جانتا۔ کہ بنی نوع انسان کی منزل کونسی ہے۔

۸۰ صفحہ کا رسالہ
مقصدِ زندگی
و
احکامِ ربانی
مفت
کا درد آنے پر
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

یومِ مصلح موعود

بتاریخ ۲۰ رفروری ۱۹۶۰ء

احباب جماعت! ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت اہم دن ہے اس تاریخ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جسکے پورا ہونے کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔ چونکہ ۲۰ رفروری قریب آ رہی ہے جماعتوں کو چاہیئے ابھی سے اپنے اپنے مقام پر یومِ مصلح موعود منانے کی تیاری شروع کر دیں اور تقاریر کے ذریعہ سے اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی کی عظمت سے واقف اور آگاہ کریں بعد انعقاد جلسہ ہی کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)